SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, June 03, 1999

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty seven minutes past six in the evening , with Mr. Chairman (Mr . Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قد خلت من قبلکم سنن فسیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبۃ المکذ

بینO ھذا بیان للناس و ھدیٰ و موعظۃ للمتقینO و لا تھنوا و لا تحزنوا

وانتم الاعون ان کنتم مؤمنینO

(آل عمران: ۱۳۷-۱۳۹)

ترجمہ: تم لوگوں سے پہلے بہت سے واقعات گزر چکے ہیں تو تم زمین پر چل کر دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا۔ یہ قرآن لوگوں کے لئے بیان صریح اور اہل تقویٰ کے لئے ہدایت اور نصیحت ہے اور دیکھو بیدل نہ ہونا اور نہ کسی طرح کا غم کرنا۔ اگر تم پکے مومن ہو تم ہی غالب رہو گے۔

جناب چیئرمین : جزاک اللہ جی۔ اچھا جی ۔ What do we do about question hour? کیوں جی is it acceptable کہ آج question hour کو suspend کیا جائے۔ جی جناب resolution کو move کریں۔

Mr. Sartaj Aziz: Mr. Chairman, I beg to move that under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the requirement of Rule 27, 38 and 120 be dispensed with enabling the House to consider resolution on the escalation of violation of the Line of Control in Kashmir by India.

جناب چیئرمین: پہلے question hour کو suspend کریں ناں۔

جناب سرتاج عزیز: تینوں اکٹھے ہی ہیں۔

جناب چیئرمین: اسی میں آ گیا ہے O.k

It has been moved by Mr. Sartaj Aziz, the Minister for Foreign Affairs under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1998, that the requirement of Rule 27, 38 and 120 be dispensed with to enable the House to consider the resolution on the escalation of violation of the Line of Control in Kashmir by India.

(The motion was carried)

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب چیئرمین، مہربانی ہو گی اگر یہ سوالات next rota day پر transfer ہو جائیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی۔ ٹھیک ہے جی۔

جناب سیف اللہ خان پراچہ: اس کو کل پر کر دیں۔ کل والوں کے ساتھ لگا دیں۔

جناب چیئرمین: تو کل والوں کا کیا ہو گا۔

مخدوم محمد جاوید ہاشمی: جناب اب تو یہ publish ہو گیا ہے۔

Mian Raza Rabbani: Sir, if the Government feels any difficulty then, this is not the spirit that was there in your office.

جناب چیئرمین ، نہیں اگر اس کو کل پر رکھ لیں تو اعتراض کیا ہے۔

مخدوم محمد جاوید ہاشمی ، کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب چیئرمین ، کل والے بھی رہیں گے، دیکھیں ناں گھنٹہ تو گھنٹہ ہی ہے ناں۔ کل دو گھنٹے تو نہیں ہو جائیں، گھنٹے میں جتنے آئیں گے اتنے ہونگے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ، یہ پہلے لئے جائیں گے یا وہ پہلے لئے جائیں گے۔

جناب چیئرمین ، وہ فیصلہ کرلیں گے۔ لیکن اعتراض کیا ہے۔ اصل روح کیا ہے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ، کل لے لیں بے شک لیکن یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ پہلے کون سے ہونگے۔

جناب چیئرمین ، اگر کوئی اعتراض نہیں تو پھر یہ کل ٹیک اپ کئے جائیں گے۔

Mr. Sartaj Aziz : May I make a statement on this?

جناب چیئرمین ، جی فرمائیے، فرمائیے۔

جناب سرتاج عزیز ، جناب چیئرمین، میں اس معزز ایوان کو کشمیر پر لائن آف کنٹرول پر تشویشناک صورتحال سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔ کشیدگی میں اضافہ خاص طور پر کارگل سیکٹر میں بھارتی فوجی کارروائیوں کی وجہ سے رونما ہوا۔ جہاں انہوں نے علاقے میں بھاری توپ خانہ، گن شپ ہیلی کاپٹر اور فضائیہ کو استعمال کیا۔ پاکستان جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ محاذ آرائی نہیں چاہتا اور وہ لائن آف کنٹرول پر امن کے قیام کا خواہاں ہے اور کشیدگی کا خاتمہ چاہتا ہے۔ ہم صبر و تحمل سے کام لیتے ہیں تاہم اگر لائن آف کنٹرول یا ہماری فضائی حدود کی خلاف ورزی کی گئی اور ہماری پوزیشنوں کو نشانہ بنایا گیا تو ہمارے پاس اپنے دفاع میں جوابی کارروائی کے سوا کوئی چارہ نہیں رہے گا۔ ہماری بہادر افواج خدا کے فضل سے ہر صورتحال کا مقابلہ کرنے کے لئے مکمل تیار ہے۔ میں معزز اراکین سینٹ کو کارگل سیکٹر میں لائن آف کنٹرول پر ہونے والی حالیہ کارروائیاں اور اس سلسلے میں کشیدگیوں کو ختم کرنے کے لئے حکومت پاکستان نے جو اقدامات کئے ہیں ان کے بارے میں کچھ تفصیل بتانا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین! مئی کے شروع میں بھارت نے کارگل سیکٹر میں متعدد مزید فوجی بریگیڈ بھیجے اور علاقے میں دور تک مار کرنے والے توپ خانہ بھی تعینات کر دیئے۔ وہ علاقے میں آس پاس کی پہاڑیوں

میں بھارتی توپ خانہ سے گولہ باری کرتے رہے اور ہماری پوزیشنوں کو نشانہ بناتے رہے۔ 26 مئی کو بھارت نے فضائی طاقت کا استعمال کر کے

محاذ آرائی میں مزید اضافہ کر دیا۔ یہ 1971ء کے بعد ایک غیر معمولی اقدام ہے کہ پہلی دفعہ 1971ء کے بعد ہندوستان کی Air Force عمل میں لائی گئی۔ بھارتی فوجوں نے شیوک سیکٹر میں ہماری پوزیشنوں پر قبضہ کرنے کی ناکام کوشش کی اور انہوں نے LOC کے پار راکٹوں اور توپخانے سے پاکستانی علاقہ کو نشانہ بنایا۔ جس کی وجہ سے وہاں کی شہری آبادی کا جانی اور مالی نقصان ہوا۔ ہمارے فوجی دستوں نے بھارتی دراندازی کی ہر کوشش کو ناکام بنایا اور اپنے علاقے کی بھرپور حفاظت کی۔ ہم نے بھارت کو خبردار کیا ہے کہ ہم اپنے دفاع کے لئے مناسب اور بروقت اقدامات سے دریغ نہیں کریں گے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ کشیدگی کا خاتمہ ہو۔ بدقسمتی سے بھارت نے ہماری تنبیہ پر خاطر خواہ توجہ نہ دی۔ ۲۷ مئی کو دو بھارتی لڑاکا طیاروں، مگ ۲۷ اور مگ ۲۱، نے کارگل سیکٹر میں لائن آف کنٹرول کو پار کر کے ہماری فضائی حدود کی خلاف ورزی کی جس پر ہم جوابی کارروائی کرنے پر مجبور ہوئے۔ ہم نے دونوں طیاروں کو مار گرایا۔ ایک بھارتی پائلٹ مارا گیا اور دوسرا گرفتار کر لیا گیا۔ ان طیاروں کا ملبہ لائن آف کنٹرول کے ساتھ پاکستانی علاقہ میں چھ سے سات کلو میٹر کے علاقے کے اندر گرا۔

بھارت نے الزام عائد کیا ہے کہ کارگل کے علاقے میں بھیجے گئے مجاہدین نے بلند پہاڑیوں پر قبضہ کر لیا تھا اور ان کی اس کوشش کو ناکام بنانے کے لئے بھارت کو بڑے پیمانے پر فوجی کارروائی کرنا پڑی۔ پاکستان کی جانب دراندازی کا جو الزام بھارت دہرا رہا ہے یہ اس کی بہانے بازی ہے۔ بھارت لائن آف کنٹرول کی اکثر و بیشتر خلاف ورزی کرتا رہتا ہے۔ اس مرتبہ بھی اس نے اپنی کارروائی پر پردہ ڈالنے کے لئے دراندازی کا یہ ڈرامہ رچایا ہے۔ مزید برآں بھارت کشمیریوں کے حق خود ارادیت کو پامال کرنے اور انہیں ان کے پیدائشی حق سے محروم کرنے کے لئے مقبوضہ کشمیر میں جو وحشیانہ مظالم ڈھا رہا ہے اس سے عالمی برادری کی توجہ ہٹانے کے لئے وہ اس طرح کی کارروائی پر اتر آیا ہے۔ ساتھ ہی یہ بات بھی غور طلب ہے کہ اگر واقعی ان کے اقدامات کے مطابق چار سو سے پانچ سو تک مجاہدین LOC کی ہندوستان کی طرف آ گئے ہیں تو انہیں ہٹانے کے لئے تین چار ڈویژن فوج یعنی پندرہ بیس ہزار فوج، اسی جہاز، بیس گن شپ کی ضرورت پڑے گی۔ تو ضرور ان کے کچھ عزائم ہیں جن کا جائزہ بہت ضروری ہے۔

کشمیر میں آزادی کی تحریک گزشتہ دس برسوں سے جاری ہے۔ گو کہ مقبوضہ کشمیر میں بھارت نے چھ سات لاکھ فوج بھیج رکھی ہے جو وہاں پر ظلم وستم کر رہی ہے۔ اس کے باوجود یہ تحریک پورے

زور و شور سے جاری ہے۔ بھارت کو کشمیریوں کی مزاحمت سے جو خفت اٹھانی پڑ رہی ہے وہ اسے مٹانے کے لئے پاکستان پر مداخلت کا الزام دہراتا رہتا ہے اور اسی طرح کے جھوٹے اور بے بنیاد الزامات کشمیریوں کو کچلنے اور ان پر مظالم کی بھارتی کارروائیوں پر کسی طرح بھی پردہ نہیں ڈال سکتے۔ پاکستان کشمیری عوام کو ان کی تحریک آزادی میں اخلاقی، سیاسی اور سفارتی امداد مہیا کر رہا ہے۔ یہ کشمیری مجاہدین ہی ہیں جو کشمیر کے اندر بھارت کے خلاف سینہ سپر ہیں۔ وہ دس ملین کشمیری عوام کا حصہ ہیں۔ جنہوں نے ایک دہائی سے زائد عرصہ پر محیط بھارتی ظلم وستم اور جبر و استبداد کے خلاف علم بغاوت بلند کر رکھا ہے۔

بھارتی الزامات کو رد کرنے کے لئے پاکستان مسلسل اس بات پر زور دے رہا ہے کہ لائن آف کنٹرول کے ساتھ غیر جانبدار فوج تعینات کی جائے اور اس کی نگرانی کے لئے اقوام متحدہ کے مبصرین کی تعداد میں مزید اضافہ کیا جائے۔ مگر بھارت پاکستان کی اس تجویز سے اتفاق نہیں کر رہا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بھارتی الزامات بالکل بودے اور حقیقت سے خالی ہیں۔ بھارت نے اس بات کا خود ہی اعتراف کیا ہے کہ لائن آف کنٹرول کے ساتھ اس نے ہزارہا فوجی تعینات کیئے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ بارودی سرنگیں بھی بچھائی گئی ہیں تو یہ کہنا کہ پاکستان کی طرف سے دخل اندازی ہو رہی ہے۔ اس سے بڑا جھوٹ اور کیا ہو سکتا ہے۔

بھارت کی کارروائیوں اور ان کی شدت سے پتہ چلتا ہے کہ کشمیری عوام کی جدوجہد آزادی میں کس قدر جان ہے اور کشمیری حریت پسندوں کو کچلنے کے لئے بھارت کے ظلم کی پالیسی کس حد تک ناکام ہو چکی ہے۔ ۲۷ مئی کو کل جماعتی حریت کانفرنس جو کشمیری عوام کے حقیقی نمائندوں پر مشتمل ہے نے اپنے جاری کردہ ایک بیان میں بھارتی کارروائیوں کی شدید مزمت کی ہے اور اس کارروائی کو اس ننگی جارحیت میں اضافے کا نام دیا ہے جو بھارتی فوجی دستوں نے گزشتہ برسوں سے بے گناہ کشمیریوں کے خلاف روا رکھی ہے اور جس کے نتیجہ میں ساٹھ ہزار سے زائد کشمیری شہید ہو چکے ہیں۔ کل جماعتی حریت کانفرنس نے بھارتی حکومت پر کشمیری عوام کے خلاف دہشت گردی کی غیر انسانی اور بھیانک کارروائیاں کرنے کا الزام بھی عائد کیا ہے۔ پاکستان نے کشمیری عوام اور کشمیری مجاہدین کے ساتھ روا رکھی جانے والی اس ننگی جارحیت کی طرف عالمی برادری کی توجہ بارہا مبذول کرائی ہے۔ جب کبھی بھارتی اقدامات کے سلسلے میں لائن آف کنٹرول کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔ ہم نے جوابی کارروائی کرنے سے کبھی دریغ نہیں کیا۔ اس مرتبہ بھارتی کارروائیوں کی حد ہو گئی۔ بھارتی توپ خانے کا آزادانہ استعمال اور فضائی قوت کا استعمال نئی کشیدگی کا

باعث بنا ہے۔ یہ ایک خطرناک صورتحال ہے۔ پاکستان نے بھارت کو اس خطرناک کارروائی کے ممکنہ نتائج سے آگاہ کر دیا ہے۔

جناب چیئرمین! اس وقت پاکستان اور بھارت دونوں ایٹمی قوتیں ہیں۔ انہیں اس طرح کی محاذ آرائی سے گریز کرنا چاہیئے۔ یہ بات دونوں کے مفاد میں ہے۔ ایٹمی قوت ہونے کے ناطے ہم پر بھاری ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اگر ہم ان سے عہدہ برآ ہو سکتے ہیں تو بھارت کو بھی چاہیئے کہ وہ ان کا احساس کرے۔ حکومت کشمیر سمیت تمام تصفیہ طلب مسائل کے پائیدار حل کے لئے بھارت سے مذاکرات کرنے کی پالیسی پر کاربند ہے۔ مسئلہ کشمیر، خطے میں کشیدگی کا اصل سبب ہے۔ اب پوری عالمی برادری اس حقیقت سے روشناس ہو چکی ہے۔ جب سے دونوں ملکوں نے ایٹمی دھماکے کئے ہیں، یہ مسئلہ ایک نیوکلیئر flash point بن گیا ہے۔ بھارت کو چاہیئے کہ وہ کشمیری عوام کو ان کا حق خودارادیت دے۔ وہ اپنے مستقبل کے خود معمار ہیں، انہیں یہ آزادی ہونی چاہیئے۔ اس تصفیہ کے پرامن اور دیرپا حل کے لئے بھارت کا فرض ہے کہ وہ خطے میں امن و سلامتی کے لئے پاکستان سے تعاون کرے۔

اعلان لاہور سے یہ امید پیدا ہو چلی تھی کہ جنوبی ایشیا میں سلامتی کی فضاء کو بہتر بنانے میں مدد ملے گی۔ اعلان لاہور پاکستان اور بھارت دونوں سے اس امر کا تقاضا کرتا ہے کہ وہ کشمیر سمیت تمام مسائل کے حل کے لئے اپنی کوششیں تیز تر کر دیں۔ ہم خلوص نیت سے مذاکرات کے ذریعے اس مسئلہ کو حل کرنے کے آرزو مند ہیں۔

جناب چیئرمین! 24 مئی کو وزیراعظم واجپائی نے وزیراعظم پاکستان کو ٹیلیفون کیا۔ وزیراعظم پاکستان نے اعلان لاہور اور مذاکرات کے عمل مسلسل کاربند رہنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کشیدگی کے فوراً خاتمے کے لئے کہا اور یہ تجویز پیش کی کہ دونوں طرف کے ڈائریکٹر جنرل ملٹری آپریشنز آپس میں بات کریں۔ اس تجویز پر مثبت ردعمل ظاہر کرنے کی بجائے بھارت نے اپنی فضائی قوت کا مزید مظاہرہ کیا اور اس طرح کشیدگی کو مزید بڑھایا۔ 28 مئی کو جناب محمد نواز شریف صاحب نے ایک دفعہ پھر بھارتی وزیراعظم مسٹر واجپائی سے بات کی۔ انہوں نے پاکستان کی اس خواہش کا ایک مرتبہ پھر اعادہ کیا کہ لائن آف کنٹرول سے متعلق صورتحال کو ہاتھ سے نکلنے نہ دیا جائے اور انہیں بتایا کہ پاکستان اس موجودہ بحران کا ہرگز ذمہ دار نہیں ہے۔ وزیراعظم پاکستان نے کہا کہ انہیں افسوس ہے کہ لاہور سربراہی کانفرنس کے تین ماہ سے بھی کم عرصہ میں بھارت ایک ایسے طرز عمل پر اتر آیا ہے اور اس نے ایک ایسی صورتحال پیدا کر دی ہے جو خطرات سے بھرپور ہے۔ انہوں نے اس امر پر زور دے کر کہا کہ ہمیں کسی خطرناک

سمت کی طرف بڑھنے کی بجائے حالات کو کنٹرول کرنا چاہیئے۔ انہوں نے مجھے بھی نئی دہلی جانے کو کہا تا کہ میں بھارتی قیادت سے مذاکرات کر کے جاری کشیدگی کو ختم کرنے میں پیش رفت کر سکوں اور مسئلہ کشمیر کے منصفانہ حل کے لئے راہ ہموار کر سکوں۔

اس سب کے باوجود بھارتی کارگل سیکٹر میں اپنی قوت بڑھا رہے ہیں اور کشمیری مجاہدین کے خلاف مہم جوئی میں مُصر نظر آتے ہیں۔ بھارت کا یہ طرز عمل علاقے میں نئی کشیدگیوں کو جنم دینے کا باعث بن سکتا ہے۔ ہم نے انہیں صاف صاف جتا دیا ہے کہ ہم ماضی کی طرح لائن آف کنٹرول کے ساتھ اپنے علاقے کا بھرپور دفاع کرنے کا مصمم ارادہ رکھتے ہیں۔ تاہم، ہم صبر و تحمل سے کام لیں گے۔ اگر بھارت نے لائن آف کنٹرول کی خلاف ورزی کی اور ہمارے علاقہ میں دخل اندازی کی تو ہم بھرپور ردعمل کا مظاہرہ کریں گے۔

بھارت کے جارحانہ اقدامات کے سبب کشیدگی میں اضافہ عالمی برادری کے لئے تشویش اور پریشانی کا باعث بنا ہے۔ ذرائع ابلاغ کے مطابق بھارت نے ہمارے وزیراعظم کی تجویز سے اتفاق کیا ہے کہ میرا دورہ ہو اور ہم نے آج یہ تجویز کیا ہے کہ یہ دورہ 7 جون، یعنی اگلی سوموار کو ہو سکتا ہے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے ایک بیان میں اس کشیدگی پر تشویش کا اظہار کیا ہے اور ضبط و احتیاط کے لئے کہا ہے۔ مزید برآں، انہوں نے تنازعہ کشمیر کے سیاسی حل کی اہمیت پر بھی زور دیا ہے۔ سیکرٹری جنرل کے اس بیان کا خیرمقدم کرتے ہوئے وزیراعظم پاکستان نے بھی ان کی توجہ بھارتی فوجی اقدامات کی طرف مبذول کرائی ہے ۔ وزیراعظم نے کہا ہے کہ بھارت نے کشمیر پر سلامتی کونسل کی قرارداد پر کاربند رہنے کا وعدہ کیا تھا لیکن اس نے بعد ازاں اس کی پاسداری نہ کی اور اس وقت بھی کشیدگی کی ذمہ داری بھارت پر ہی عائد ہوتی ہے۔ بھارت نے تنازعہ کشمیر کے حل کے لئے نہ صرف اقوام متحدہ کے کردار کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے بلکہ اس نے کسی تیسرے فریق کے ذریعے بھی اس کے حل کو یکسر مسترد کر دیا ہے حالانکہ کسی بھی مسئلہ کے حل کے لئے عالمی ثالثی ہی ایک مسلمہ طریقہ کار ہے جسے قبول کرنے میں کسی قسم کی ہچکچاہٹ نہیں ہونی چاہیے۔

وزیراعظم پاکستان نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو کشیدگی کے خاتمہ کے لئے اپنی اس خواہش سے بھی آگاہ کیا ہے اور یہ تجویز پیش کی ہے کہ سیکرٹری جنرل خود بھی ایک اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اقوام متحدہ کے مبصرین کی تعداد میں اضافہ کر دیا جائے، اور علاقے میں حالات کا جائزہ لینے کے لیے ایک خصوصی نمائندہ بھیجا جائے۔

سیکریٹری جنرل U.N.O نے ۲۹ مئی کو وزیراعظم پاکستان سے بات کی اور انہوں نے وزیر اعظم کی پہل اور پیشکش کو سراہا کہ کشیدگی ختم کرنے کے لیے میں خود دہلی جاؤں اور وہاں وزیر خارجہ سے ملاقات کروں۔

وزیر اعظم نے سیکریٹری جنرل OIC کو بھی ایک مراسلہ ارسال کیا ہے جس میں ان کی توجہ حالیہ کشیدگی کی طرف مبذول کرائی گئی ہے۔ OIC نے ہمیشہ کشمیر cause کی حمایت کی ہے اور وہ کشمیریوں کے حق خود ارادیت کی بھرپور تائید کرتا ہے۔ OIC نے بارہا اپنی قراردادوں کے ذریعے کشمیر تنازعہ کو سلامتی کونسل کی قراردادوں اور کشمیری عوام کی امنگوں کے مطابق حل کرنے پر زور دیا ہے۔

جناب چیئرمین! یہ صورت حال ہے جس میں میرا دہلی کا دورہ انشاء اللہ اگلے ہفتے سوموار سات جون کو ہو گا اور اس حوالے سے ممبران سینٹ کی کل تفصیلی بریفنگ بھی کی گئی تھی تا کہ ان کو صورت حال سے آگاہی ہو اور ساتھ ہی میں ایک Resolution آج پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں تا کہ اس ایوان کی پوری حمایت اس عمل کو حاصل ہو۔

جناب چیئرمین: کیا Resolution ہے جی۔ جی قرارداد پیش کر دیں۔

جناب سرتاج عزیز: میں ویسے اس کو پڑھنا شروع کر دوں؟

Mr. Chairman : Do you have the correct copy ?

Mr. Sartaj Aziz : Not the corrected copy but I can read it with amendments which have been agreed upon.

Mr. Chairman : No, No. let us have the correct copy.

Mr. Sartaj Aziz : OK Sir.

(pause)

RESOLUTION VIOLATION OF THE LINE OF CONTROL IN KASHMIR BY INDIA.

Mr. Sartaj Aziz : Mr. Chairman, I beg to move a Resolution on the

escalation of violation of the Line of Control in Kashmir by India and I read the Resolution.

The Senate of Pakistan expressing concern over the serious violation of the Line of Control by India, noting with alarm the heavy deployment of Indian troops, use of artillery and air power in the Kargil Sector, condemning the unprovoked shelling, recketing and air intrusion of territory and air space control by Pakistan across the Line of Control in which many civilians have been killed and property damaged, deploring the unprecedented brutal use of force and repression against the people of Kashmir who are engaged in a just struggle for their right of self-determination, reiterating Pakistan's continued political, moral anddiplomatic support to the heroic struggle of the Kashmiri people, emphasising Pakistan's commitment to the promotion of peace and security in the region, expresses it,s resolve to up hold the sovereignty, security and territorial integrity of the country. Emphasises that the people of Pakistan are united at this time of trial.

Mr. Chairman: This threat.

جناب سرتاج عزیز- میں نے this ہی کہا ہے- Sir. I said this-

declares the determination of the nation to face the challange before it, endorses unanimously the Government,s response to India violation of the LOC, and incurrions by its military aircraft. Expresses full confidence in the Armed Forces to meet all challenges faced by the country, resolves that no effort should be spared to deal with the situation in an appropriate manner, supports the proposed visit of the Foreign Minister to New Dehli for defusing thc situation, reaffirms Pakistan's commitment to the dialogue process to resolve all outstanding disputes to promote peace and security in the region, undersecores the need for a just and final

settlement in the light of UN resolution of the Jumu and Kashmir dispute which is centeral to durable peace and security in the region.

جناب چیئرمین۔ جی اعتزاز صاحب۔

Ch. Aitzaz Ahsan: Mr. Chairman, I will take a very short duration to make my submission today. I think the intent of the House is primarily, to show through this resolution to the world and particularly, to our neighbour India that in the face of any threat of external aggression the Nation is united. Mr. Chairman, we stand in this hour of trial with our Armed Forces, means we may have differences amongst ourselves, very fundamental differences indeed but when faced with the Indian threat we are nothing but like one man. We were briefed on the Kargil situation and we stand committed, I think on both sides of the House but certainly those of us on this side and we made our views on that note. We stand committed to the United Nation,s resolution and to the spirit and letter of the "Simla Accord" which was duly endorsed in the Lahore declaration.

Mr. Chairman: Please, no point of order

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی۔ ابھی نماز قضا ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین۔ ابھی نماز نہیں ہوئی۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی۔ اذان ہو گئی ہے مائیک کو بند کیا گیا ہے۔

Ch. Aitzaz Ahsan: I just take two three minutes to say.

جناب چیئرمین۔ نہیں ہوئی ناں نہیں ہوئی۔ جب ہو گی تو پتا چل جائے گا۔ ویسے آپ کو اجازت ہے اگر آپ نماز پڑھنا چاہیں تو کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔

Ch. Aitzaz Ahsan: I don't know, why at the moment when we want to show that we are united in the face of Indian aggression and intrusion, we should

be showing that we are not united on the " Aazan" and its timing. I wish Dr. Sahib if you want to go and say your prayer, if Aazan has been sounded, please, go and do that, that is what your duty is.

Mr. Chairman, we want peace , we want a settlement of all disputes through dialogue and peaceful means. We eschew war, we believe in peace. Mr. Chairman, we want peace for the sake of progress and prosperity of our people and of our children. We do not want to get into the arms race, nuclear or conventional. We want to feed, to clothe, to house and to educate our people. We do not want to hold more than one billion people of South Asia. We want the great civilization of Indus and India to coexist in peace. But our predilection and preference for peace must not be taken as weakness. Our internal differences must not be taken as disagreement in the face of Indian aggression or intrusion. The present situation may have revealed weaknesses in the spirit and the euphoria that accompanied the Lahore Declaration. It may also reveal some misadventure of our foreign policy but then, this is not the day for division, for dispute, for debate, for controversy. When the Foreign Minister lands in New Dehli, Mr. Chairman, he should be assured that he carries with him our hopes for peace and the success of the dialogue process envisaged in Simla which was the basis of Lahore Declaration, hence our support to this resolution.

Mr. Chairman: Mr. Muhammad Ajmal Khattak Sahib.

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے تو اس قرارداد کی مکمل تائید کرتا ہوں۔

(اس مرحلے پر اذان کی آواز سنائی دی)

Mr. Chairman: The House is adjourned for ten minutes for Maghrib

prayers.

(The House was then adjourned for Maghrib prayers).

[The House reassembled at 7.57 p.m. after Maghrib Prayers with Mr. Chairman (Mr.Wasim Sajjad) in the Chair.]

....

جناب چیئرمین : جناب اجمل خٹک صاحب۔ آپ تقریر فرما رہے تھے۔

جناب محمد اجمل خان خٹک : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ' جناب چیئرمین' وزیر خارجہ سرتاج عزیز صاحب نے سینٹ کے سامنے جو قرارداد پیش کی ہے ہم اس کی مکمل تائید کرتے ہیں۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب محمد اجمل خان خٹک : اس کے بعد اپوزیشن لیڈر نے جو کچھ کہا اس کی بھی تائید کرتے ہیں۔ خصوصاً اپوزیشن لیڈر کی تقریر پر اس لئے خوش ہیں کہ انہوں نے اپنے تلخ حلق سے' بڑی میٹھی میٹھی باتیں نکالیں ہیں۔ ملک کو اس کی ضرورت ہے۔ مجھے زیادہ خوشی اس بات پر ہوئی کہ اس قرارداد میں بھی کہا گیا ہے اور محسوس بھی یہ ہو رہا ہے کہ قوم ان حالات میں جبکہ تجاوز ہوا ہے ' اس میں قوم مکمل طور پر متحد اور متفق ہے۔ میں اس قرارداد کی تائید کرتے ہوئے آپ سے چند منٹ لینا چاہوں گا۔

پہلی بات یہ ہے کہ جنگ کسی طرح بھی مسائل کا حل نہیں ہوتی۔ آج جب ہمارے یہاں دونوں ممالک کے پاس ایٹم بم موجود ہے تو ایسے میں صرف جنگ کشمیر کے مسئلے کا حل نہیں جو وجہ تنازعہ ہے۔ علاقے کے مسائل کا حل نہیں۔ دونوں ممالک کے مسائل کا حل نہیں جبکہ ایٹم بم دونوں کے پاس موجود ہے اور جنگ کا خطرہ بھی ہے جو انسانیت کے لئے بھی خطرناک ہو سکتا ہے۔ اس لئے جنگ آج کے حالات میں انسانی عمل نہیں ' شیطانی عمل ہے۔ جیسے میں نے کہا کہ وجہ کشمیر ہے۔ ساتھ یہ بھی کہوں کہ کشمیر کا مسئلہ ہمیں آزادی کے وقت سے ایسا ملا ہے اور پھر اس دوران اتنا الجھاؤ ہوا ہے ' اتنا اشتعال موجود ہے' جذبات اتنے برانگیختہ ہیں کہ اس کا حل جنگ کے ذریعے نہیں ہو سکتا۔ جنگ سے تباہی آئے گی۔ اس کا حل بات چیت کے ذریعے سیاسی طور طریقوں سے ہونا چاہیئے۔ اس سلسلے میں صرف میں نہیں کہتا دونوں

ممالک میں یہ محسوس ہوتا رہا ہے کہ بات چیت ہو' اس سلسلے میں سب سے پہلے شملہ معاہدہ ہوا جس کو ہم حل کی جانب بنیاد سمجھتے ہیں اگر اس پر عمل ہو جاتا تو اچھا ہوتا۔

اس کے بعد ' میں تقریر کو طول نہیں دینا چاہتا۔ حالیہ دنوں میں پاکستان کی طرف سے جو بات چیت کی کوششیں شروع ہوئی ہیں۔ اسی دوران واجپائی پاکستان آئے اور یہاں لاہور declaration ہوا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ بھی ایک اچھی مفید اور مثبت پیش رفت ہے۔ اس کے ساتھ جب یہ جنگ یہ تنازعہ یا یہ جھڑپیں شروع ہوئیں تو پاکستان کے وزیراعظم نے ضرورت محسوس کی' جس کی ہم تائید کرتے ہیں کہ بات چیت ہو اور اس کے لئے انہوں نے ٹیلیفون بھی کیا۔ اس سے ہم سمجھتے ہیں کہ دونوں طرف ایک سطح پر بات چیت کے تقاضے محسوس ہو رہے ہیں۔ عوام میں تو دونوں طرف اس سے بھی زیادہ امن کی ضرورت ہے کیونکہ عوام نے جنگ آزادی اس لئے نہیں لڑی تھی کہ وہ اس حالت پر پہنچیں جو آج دونوں ممالک کے عوام کی ہے۔ دونوں ممالک کی حکومتوں کا فرض بھی ہے اور ان کو احساس بھی ہونا چاہیئے کہ آزادی کا پھل اپنے عوام تک پہنچائیں ۔ تو ایک حد تک اوپر کی سطح پر میں اس وقت بدگمانی میں نہیں جانا چاہتا ایک رجحان ہے ۔ بہت کچھ کہا جا سکتا ہے لیکن ہم مثبت پہلو کو دیکھنا ضروری سمجھتے ہیں ۔ تو اس سلسلے میں جو پیش رفت ہو رہی ہے وہ امن کی جانب ہے۔ لیکن اس سے بھی انکار نہیں کہ حالات بہت نازک ہیں۔ اس لئے ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ مصالحت کی کوششیں' بات چیت کی کوششیں تیز تر ہوں۔ ان الفاظ کے ساتھ میں سرتاج عزیز کے دہلی جانے کے ارادے کی پرزور تائید کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی خدائے نور صاحب۔

جناب محمد اجمل خان خٹک: جناب ! میں ابھی بات کر رہا ہوں۔ جناب مقصد یہ ہے کہ جنگ نہیں ہونی چاہیئے لیکن جنگ کے شعلے بھڑکنے سے پہلے ' جنگ کی چنگاری بھڑکنے سے پہلے اس پر پانی ڈالنا چاہیئے۔ اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے وزیر اعظم نواز شریف کی کوششوں کے نتیجے میں ہمارے وزیرخارجہ وہاں چلے جائیں۔ ہمیں یہ بھی اندازہ ہے کہ نہ صرف سینٹ اور پارلیمنٹ بلکہ قوم میں اتحاد اور اتفاق کا جذبہ اور دفاع کا ایمانی جذبہ موجود ہے۔ مگر جناب چیئرمین صاحب ! دفاع سے پہلے' جنگ کے شعلے بھڑکنے سے پہلے ان شعلوں کو ٹھنڈا کرنا چاہیئے۔ کیونکہ جب آگ بھڑک اٹھے تو پھر کس طرف بھڑکتی ہے اس کا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا۔ میں ایک بار پھر کہوں گا کہ ہمارے وزیر خارجہ صاحب وہاں جائیں اور خدا کرے کہ وہ وہاں سے کامیاب آئیں۔

ایک اہم ترین بات جو میں نے آج ضرور کہنی ہے وہ یہ ہے کہ بات چیت کی میز ہو یا میدان جنگ ، دونوں کے لئے قومی اتحاد کی ضرورت ہوتی ہے۔دونوں صورتوں میں قوم ساتھ ہو، قوم کا اعتماد ہو تو کامیابی یقینی ہے۔ اس لئے مجھے حضرت جوش کا ایک شعر یاد آیا

اٹھو ! کہ گھوم رہے ہیں خزاں کے ہرکارے

چمن بچاؤ غم آشیاں کی فکر نہیں

غم آشیاں کا وقت نہیں۔ یہ میں نے سب سے کہا ہے۔ اپنے عوام سے بھی کہا ہے ' خود سے بھی کہا ہے اور حکومت سے بھی کہتا ہوں کہ آج حکومت بچانے کا وقت نہیں ہے بلکہ ملک بچانے کا وقت ہے۔ اس لئے میں نے کہا کہ

اٹھو کہ گھوم رہے ہیں خزاں کے ہرکارے

اور ملک قومی اعتماد کے ساتھ ہی بچ سکتا ہے۔جناب چیئرمین ! میں ایک بار پھر کہوں گا کہ سینٹ میں مجھے یقین ہے کہ یہ resolution اتفاق رائے سے پاس ہو جائے گی۔ قومی اسمبلی سے بھی پاس ہو گی اگر پیش ہوئی تو۔ عوام بھی اس کی تائید کریں گے۔ مگر ایک بات ضرور ہے۔ کہ جو احساس قوم میں موجود ہے' جو خطرہ قوم نے محسوس کیا ہے' خدا کرے کہ حکومت بھی وہ خطرہ صحیح معنوں میں محسوس کرے۔ آج اس کا وقت نہیں ہے کہ کون کیا ہے؟ کل کون کیا تھا؟ کس جماعت سے تعلق رکھتا ہے؟ کس عقیدے کا ہے؟ کس مسلک کا ہے؟ کل اس کے ساتھ ہمارے تعلقات کیا تھے؟ آج حکومت کے بچانے کا وقت نہیں ہے' کسی پارٹی کے منشور کو بچانے کا وقت نہیں ہے' مسلک اور فرقہ کے بچانے کا وقت نہیں ہے' آج ملک کے بچانے کا وقت ہے۔ اس لئے ہم سب کو ملک کے بچانے کے لئے متحد ہونا چاہیے اور اس کے لئے جیسے ہمارا قاعدہ ہے کہ اگر ہم خلوص کے ساتھ' جیسے آج آپ نے دیکھا کہ تمام پارٹیاں موجود تھیں۔ کس طرح سے انہوں نے مل کر اس قرارداد کی نوک پلک ٹھیک کی۔ میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اگر ہماری حکومت بھی آج کی نزاکت کو محسوس کرے ' نوشتہ دیوار کو سمجھ جائے ' پڑھے نہیں ' تو کوئی وجہ نہیں کہ قوم سیسہ پلائی ہوئی دیوار نہیں بلکہ فولاد کا ہمالیہ بن کر اس وقت کھڑی نہ ہو جائے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں ' جیسے اپوزیشن لیڈر نے تلخ حلق سے میٹھی باتیں کیں۔ پوری قوم تمام نزاکتوں کے باوجود اس مرحلے پر ساتھ ہے' مگر خدا کرے کہ حکومت بھی اس کو سمجھے۔ ان الفاظ کے ساتھ میں آخر میں یہ کہوں گا کہ اگر بات چیت سے مسئلہ خدا کرے کہ حل ہو ، نہیں تو قوم میں جرنیل صاحب سے لے کر میرے بوڑھے خدمت گار ڈیرہ خوشحال تک سب ایک ہی میدان میں اپنے دفاع کے لئے کھڑے رہیں گے شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی جناب خدائے نور صاحب، کیونکہ unanimous resolution ہے، بس مختصر بات کریں۔ سب کو وقت ملے گا لیکن مہربانی کر کے formal بات کریں۔

جناب خدائے نور: جناب چیئرمین! صاحب شکریہ۔ میں اپنی جانب سے، اپنی جمہوری وطن پارٹی کے سینیٹر صاحبان کی طرف سے سرتاج عزیز صاحب کی اس قرار داد جو آج انہوں نے اس ایوان میں پیش کی، اس کی حمایت کے ساتھ ساتھ ان کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ ایسی حالت میں ملک اورقوم کے لئے جمہوری وطن پارٹی ہر وقت ان کے شانہ بشانہ رہے گی۔ اس سے پہلے بھی قوم نے ہمیشہ 1971-72 میں جب شملہ معاہدہ ہو رہا تھا، اس وقت بھی قوم نے یکجہتی کا مظاہرہ کیا اور بھٹو صاحب سے اختلافات ہونے کے باوجود، جیسے آج اجمل صاحب نے یہ کہا کہ تلخ حلق سے میٹھی باتیں نکلی ہیں۔ وہ تلخی اپنی جگہ پر ہے، وہ ہوتی رہے گی لیکن ایسی حالت میں جب ملک کو ایسے کچھ خطرات درپیش ہوں تو وہ تلخی پھرکوئی معنی نہیں رکھتی۔ میں اجمل صاحب کی اسی بات کو آگے بڑھاتا ہوں۔ ہم نے شروع میں بھی، ایک چیز ہو چکی ہے، لیکن میں اپنی اس بات کو دہراؤں گا کہ جب ہم ایٹم بم بنا رہے تھے یا جب ہندوستان نے ایٹم بم بنایا تو اس وقت بھی میں نے کہا تھا کہ ہم دونوں ممالک اس کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ دونوں غریب ملک ہیں لیکن چونکہ یہ بن چکا ہے، بننے کے بعد ہم نے ان کی حمایت کی، ہم نے اس کی مخالفت نہیں کی۔ لیکن جیسا کہ اجمل صاحب نے کہا مسائل جو ہیں وہ جنگوں سے حل نہیں ہوا کرتے، ہم نے تین جنگیں لڑیں ہندوستان کے ساتھ۔ اگر تین جنگوں سے مسائل حل ہوتے تو شاید آج کوئی مسئلہ ہی نہ ہوتا، آج شاید اس قرار داد کی ضرورت نہ ہوتی، آج لاہور میں جو کچھ ہوا، اس کی ضرورت نہ ہوتی لیکن جناب مسائل جنگوں سے حل نہیں ہوا کرتے۔ ہم جنگ کے خلاف ہیں۔ یہاں غربت ہے۔ بجائے اس کے کہ ہم جنگ کی طرف جائیں، ہمیں چاہیئے کہ ہم غریبوں کی طرف دیکھیں، عوام کی طرف توجہ دیں لیکن اگر کوئی مست ہاتھی، چاہے کسی طرف سے بھی آئے اور وہ ہمیں روندنے کی کوشش کرے تو ہمیں اس کا سد باب بھی کرنا ہوگا اور ہمیں اس کا مقابلہ بھی کرنا ہو گا۔

جناب! جب انڈیا کے parliamentarians آئے تھے تو ان کی موجودگی میں بھی میں نے یہی بات کی تھی کہ اگر تم بم نہ بناتے تو شاید پاکستان بھی یہ دھماکہ نہ کرتا۔ تم نے یہ حرکت کی تو پاکستان کو بھی یہ چیز کرنا پڑی۔ آج بھی میں یہ کہتا ہوں۔ جیسے کہ اجمل صاحب نے کہا کہ وہاں پر بھی ایسے ہی لوگ ہیں جو امن چاہتے ہیں، امن سے رہنا چاہتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ ایسے لوگ بھی ہیں جیسے

ان کا ایک بال ٹھاکرے ہے۔ میں نے ان کے parliamentarians کے سامنے بھی یہ بات کی کہ اگر آپ کے ہاں وہ بال ٹھاکرے ہے اور وہ یہ چاہتا ہے کہ میں لاہور میں lunch کروں گا یا لاہور کو فتح کروں گا تو میں نے کہا کہ آپ یہ بھی اپنے ذہن میں رکھیں کہ ہمارے ہاں بھی بال ٹھاکرے جیسے لوگ موجود ہیں۔ لال قلعے پر جھنڈا گاڑنے کے لیے یہاں پر بھی ایسے ہی لوگ ہیں' جو کہ اس زمانے میں ناممکن ہے' ان حالات میں ناممکن ہے کہ ہم ایک دوسرے کے علاقے کو فتح کریں۔ وہ بہت پہلے کی باتیں ہوا کرتی تھیں۔

جناب! میں آخر میں ایک بار پھر اس قرارداد کی مکمل حمایت کرتا ہوں اور سرتاج عزیز صاحب کو اور گورنمنٹ آف پاکستان کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ اگر خدا نخواستہ' خدا نخواستہ ملک پر کوئی ایسا وقت آتا ہے تو ہم انشاء اللہ' انشاء اللہ ان کے شانہ بشانہ آگے ہونگے اور پیچھے نہیں رہیں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی۔ مولانا فضل محمد صاحب۔

حافظ فضل محمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب عالی! یہ قرارداد جو آج آپ کے سامنے ہے' اس کے پیچھے یقیناً پوری قوم کا ایک جذبہ ہے۔ یہ پوری قوم کی ترجمانی ہے۔ جناب چیئرمین! مجھے آپ کی توجہ چاہیے۔ پتہ نہیں آپ کی توجہ کہاں ہے۔ مجھے غالب کا ایک شعر یاد آ رہا ہے کہ

ہم ہیں مشتاق اور وہ بیزار

یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے۔

جناب چیئرمین: ماجرا میں بتاتا ہوں کہ کیا ہے۔ ماجرا یہ ہے کہ آج ایک اور اہم معاملہ بھی آنے والا ہے۔ کوٹے والا۔

حافظ فضل محمد: وہ حکومت کی ذمہ داری ہے آپ کی نہیں۔

جناب چیئرمین: نہیں نہیں وہ بھی آپ کا مسئلہ ہے' کوٹہ والا مسئلہ۔ اس لیے میں چاہتا ہوں کہ آپ مختصر کریں۔

حافظ فضل محمد: مختصر کرتا ہوں' آپ موقع تو دیں۔

جناب چیئرمین: جی فرمائیے۔

حافظ فضل محمد: جناب عالی! یہ پوری دنیا کو علم ہے کہ پاکستان ہمیشہ سے' پچاس سال سے ہندوستان کے ساتھ ہمیشہ دفاع کی پوزیشن میں رہا ہے۔ پاکستان نے ہمیشہ ان کو مذاکرات کی دعوت دی

ہے کہ آیئے ہم دلائل سے، بصیرت سے، گفتگو سے ایک دوسرے کو سمجھنے اور سمجھانے سے اس گھمبیر مسئلے کو حل کریں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ ہر دانش ور، ہر عقلمند، ہر فلاسفر، ہر پروفیسر، ہر داناہ اور عاقل یہ جانتا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ دونوں کے لئے تباہی کا سبب ہے اور اگر کشمیر کی جنگ لڑی جائے تو کسی ایک کے لئے بھی فائدہ مند نہیں لیکن ہاں یہ ایک اٹل، فطری بات ہے، کائنات کی حقیقت ہے کہ اگر انسان کے اندر، یہ پانچ چھ فٹ کے جسم کے اندر اگر دفاع کا نظام موجود نہ ہو تو یہ جسم زندہ نہیں رہ سکتا ہے۔ جناب عالی! پاکستان نے جو کچھ کیا ہے اس میدان میں اگر ایٹم بم تک اسلحے کی دوڑ میں پہنچا ہے اس میں بنیادی طور پر کردار انڈیا کا ہے کیونکہ انڈیا کا رویہ پچاس سال سے ہمیشہ یہ رہا ہے کہ انہوں نے پاکستان کے وجود کو ہی برداشت نہیں کیا ہے۔ وہ ہمیشہ اس طاق میں رہتے ہیں، ہمیشہ اس انتظار میں رہتے ہیں کہ کب وہ موقع آ جائے گا کہ ہم پاکستان کو ہضم کر لیں گے، پاکستان کو ہڑپ کر لیں گے اور پاکستان کو نیست نابود کر دیں گے، پاکستان کو ہضم کر لیں گے۔ جناب عالی! اسی وجہ سے یقیناً، پاکستان کے حوالے سے، پاکستان کے دفاعی نقطہ نظر سے ہمیشہ ہم نے یہی کہا ہے کہ پاکستان جو کچھ بھی دفاع کے حوالے سے کر رہا ہے وہ اپنے وجود کو برقرار رکھنے کے لئے کر رہا ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی point of order کیا ہے جناب۔

Mr. Muhammad Akram Zaki: Sir, I draw your kind attention to Rule 209.

جناب چیئرمین۔ جی، جی۔

Mr. Muhammad Akram Zaki: And I will read it with your permission, "At any time after a motion has been made, any member may move "That the question be now put" and , unless it appears to the Chairman that the motion is an abuse of these rules or an infringement of the right of reasonable debate, the Chairman shall put the motion , "That the question be put now." and the debate is no longer necessary sir. This can be done during the.............

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ چلیں مولانا صاحب ختم کر لیں پھر بات کرتے ہیں۔

حافظ فضل محمد۔ جناب عالی! بس میں ایک دو منٹ۔

جناب چیئر مین۔ جی فرمائیے۔

حافظ فضل محمد۔ جناب عالی! ہماری ایک ضرورت ہے ' ہماری مجبوری ہے کیا کوئی بھی دنیا جہاں میں کوئی بھی ایسا دانش ور ہے جو کہ ہمیں یہ ضمانت دے کہ ہم اپنے پورے اسلحے سے دفاع سے ' فوج سے ' اپنے ساز و سامان سے دست بردار ہو جائیں اور انڈیا ہمیں ہضم نہیں کرے گا۔ جناب عالی! آپ پوری دنیاکے حوالے سے دیکھ رہے ہیں کہ کہیں بھی جب تک آپ کے پاس اپنی حفاظت کے لئے قوت نہ ہو ' دفاع کے حوالے سے آپ مضبوط نہ ہوں تو پھر اس کا انجام ویت نام میں آپ نے دیکھ لیا۔ امریکہ سامراج وہاں سے آ کر اندر داخل ہو گیا۔ افغانستان میں داخل ہو گیا۔ آپ نے عراق کو دیکھ لیا کہ فوج نے کویت پر راتوں رات حملہ کر کے ' آدھے گھنٹے میں ان کو ہضم کر لیا۔ پھر اگر آپ کے اپنے وجود کے دفاع کے لئے نظام نہ ہو تو پھر دنیا میں اصول یہ ہوں گے کہ جو بھی طاقتور ہے ضعیف کو ہضم کرنے کے لئے ان کو جواز فراہم ہے کیونکہ پھر دنیا میں یہ اصول ہے کہ

ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات

جناب چیئر مین۔ چلیں جی۔ اب House کی خواہش یہ ہے کہ motion put کیا جائے۔ چلیں جی حئی صاحب مختصر۔ اب دیکھتے ہیں۔ اب آپ کا کمال دیکھتے ہیں کہ کتنے اختصار سے بات کرتے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ ٹھیک ہے۔

جناب چیئر مین۔ چلیں حئی صاحب ' Hayee Sahib will set the standard چلیں جی let us see۔ دیکھیں ناں پہلے پارٹی کی representation ہو گئی ہے۔ اب دیکھتے ہیں کہ حئی صاحب کتنا کمال کرتے ہیں۔Let us all see چلیں دیکھتے ہیں جی' let us see۔ چلیں جی۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب چیئرمین صاحب! اپنی طرف سے اور اپنی جماعت کی طرف سے 'بلوچستان نیشنل موومنٹ کی طرف سے قرار داد کی حمایت کرتے ہوئے۔ یہ ضرور عرض کروں گا کہ آج ساری دنیا میں امن کی ضرورت ہے اور یہ دو بڑے ممالک ہیں پاکستان اور انڈیا ' ان کے درمیان بھی امن کی ضرورت ہے۔ اس خطے کی سب سے اہم ترین ضرورت ہے اور دونوں ممالک کی جو ایک ارب سے زیادہ آبادی ہے ان کو بھی امن کی ضرورت ہے اور یہ جو مشکلات دونوں ممالک کو درپیش ہیں غربت' بیروز گاری' مہنگائی

اور بلوں کے multi rate ' ان کی آدھی سے زیادہ آبادی جو ہے ایک مشکل زندگی گزار رہی ہے۔ سب کو امن کی ضرورت ہے اس لئے ہم اس قرار داد کی حمایت کر رہے ہیں اور ساتھ یہ بھی عرض کرتے ہیں کہ ہماری جماعت بلوچستان نیشنل موومنٹ ' Simla Accord اور Lahore Declaration کی ہم پرزور حمایت کرتے ہیں اور اس کو ایک راستہ سمجھتے ہیں ان مشکلات کو حل کرنے کا اور اس کے ساتھ ساتھ ایک بات ضرور عرض کریں گے کہ ملک کے جو چودہ کروڑ عوام ہیں وہ سب سے زیادہ ملک کا دفاع کر سکتے ہیں ہمیں ان کی ساتھ بھی انصاف کرنا چاہیئے جو اب تک نہیں ہو رہا ہے اور یہ جب ہم بیرونی طور پر محاذ آرائی ختم کرنے کے حق میں ہیں تو ہمیں اندرونی طور پر بھی محاذ آرائی ختم کرنی چاہیئے ceasefire سیاسی مخالفین کے خلاف ' پریس کے خلاف ' عدلیہ کے خلاف اور جو ملک کے اصل مسائل ہیں جن میں مہنگائی ہے بیروزگاری ہے ' ملازمین کی تنخواہوں میں اضافے کا مسئلہ ہے----------

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ یہ تو لمبے مسئلے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔ امن کا مسئلہ ہے ' دہشت گردی کا خاتمہ ہے ' فرقہ واریت کا خاتمہ ہے اور اصولی طور پر ' حقیقی معنوں میں وفاقی پارلیمانی نظام کا مسئلہ ہے ' مکمل صوبائی خودمختاری کا مسئلہ ہے ' ان تمام مسائل کو حکومت address کرے اور یہ ثابت کرے کہ حکومت اندرونی محاذ پر بھی چاہتی ہے کہ ملک کے عوام متحد ہو کر ملک کے دفاع کے لئے تیار ہوں۔ اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ میں ان الفاظ کے ساتھ اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین ۔ اب دیکھتے ہیں تمغہ اختصار کس کو ملتا ہے۔ حبیب جالب صاحب۔

جناب حبیب جالب بلوچ ۔ جناب چیئرمین ! میں اپنی اور اپنی پارٹی کی جانب سے اس قرارداد کی بھرپور حمایت کرتا ہوں ۔ central ideas اس قرارداد میں یہ ہیں کہ ہم امن ' علاقائی tension اور escalation of war کے خلاف ہیں چونکہ دونوں ممالک ایٹمی طاقت بن گئے ہیں ۔ یہ عالم انسانیت کے خلاف ایک بہت بڑا جرم ہوگا کہ اس علاقے میں tension قائم ہو اور جنگ کی فضا پیدا کی جائے کیونکہ اس سے پہلے بھی chauvinist Hindu, fascist قوتیں ایٹمی ہتھیاروں اور میزائلوں کی دوڑ کی واحد ذمہ دار ہیں۔ انہوں نے ہمیں بھی اس حد تک اشتعال دلایا کہ ہم نے بھی ان کو follow کیا ۔ اب بھی جو کنٹرول لائن کی خلاف ورزی ہو رہی ہے دراصل ہندوستان کے اندر جمہوری قوتوں پر militarist قوتوں کی

برتری بڑھ رہی ہے۔ اس سے وہ بجٹ سے پہلے جواز پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ ہم نے دیکھا ہے کہ جب بھی بجٹ بن رہا ہوتا ہے تو علاقائی tension پیدا ہو جاتی ہے، سرحدی خلاف ورزیاں ہوتی ہیں۔ ہندوستان کی اکانومی کو militarize کرنے کے لئے اور پاکستان کو بھی مجبور کرنے کے لئے کہ وہ اپنے بجٹ کا زیادہ سے زیادہ حصہ دفاع پر خرچ کرے تاکہ ان کی اقتصادی ابتری پیدا ہو اور سیاسی بے چینی پیدا ہو۔

جناب چیئرمین۔ صرف اتنے الفاظ کافی ہیں کہ اپنی جانب سے میں نے سارا دیکھا ہے، ڈسکس کیا ہے، میں مکمل حمایت کرتا ہوں۔ اتنی بات ہوتی ہے یہ تو unanimous resolution ہے۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ جناب والا! میں اسی طرف آ رہا ہوں۔ کسی ملک کے دفاع کا دارومدار اس پر ہے کہ اس کا اندرونی استحکام کس حد تک بڑھتا ہے۔ وہ اپنی حکومتی approach سے بڑھ کر national approach یا ملک گیر approach کو اپناتا ہے۔ یہ قرارداد ان انتہا پسند قوتوں کے منہ پر بھی طمانچہ ہے جو غداری کے فتوے جاری کرتے ہوئے نہیں تھکتے کیونکہ آج کی قرارداد نے یہ ثابت کر دیا کہ تمام قوتیں foreign aggression کے خلاف متحد ہو گئی ہیں۔ وہ قوتیں جو سرٹیفکیٹ جاری کرتی ہیں وہ اس طرح بھاگیں گی جس طرح جنرل ٹکا خان بنگلہ دیش سے بھاگ کر آئے تھے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔ آفتاب احمد شیخ صاحب۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Mr. Chairman, I have been associated in the process of finalization of this resolution.

Mr. Chairman: Your association has been unflinching.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Yes, you are right. I give my total support on my behalf, on behalf of my party and Mr. Chairman, you must have seen the statement of my chief which has already appeared in the press. He has given unconditional support to the government for all its moves in this direction. So, we support this resolution totally, unconditionally.

Mr. Chairman: Thank you. Yes Mr. Tahir Bejenjo Sahib.

جناب محمد طاہر بزنجو۔ شکریہ جناب چیئرمین! ہم اپنی بلوچستان نیشنل پارٹی کی طرف سے

اس قرار داد کی مکمل حمایت کرتے ہیں اور سچ یہ ہے کہ یہ قرارداد چاروں صوبوں کے عوام کے جذبات کی ترجمانی کرتی ہے۔ ہندوستان اور پاکستان ایک دوسرے کے ہمسائے ہیں۔ نہ صرف ہمسائے ہیں بلکہ ہندوستان اور پاکستان کے عوام صدیوں سے تاریخی ' خونی اور تہذیبی رشتوں میں بھی منسلک ہیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اچھے تعلقات کی صورت میں دونوں ممالک کے عوام فائدے میں رہیں گے۔ ہندوستان کو بجائے لڑنے کے کشمیری عوام کو یہ حق دینا چاہیئے کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔

(اس موقع پر ڈیسک بجائے گئے)

جناب محمد طاہر بزنجو : اور یہ کہ کشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ کی قراردادوں' شملہ معاہدے اور اعلان لاہور کی روشنی میں حل کرنا چاہیئے۔ شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین : حاجی عبدالرحمن صاحب۔

حاجی عبدالرحمن : جناب چیئرمین ! میں پورے پاکستانی عوام' چاروں صوبوں اور خاص کر قبائل کی طرف سے اس قرارداد کی مکمل حمایت کرتا ہوں۔

(اس موقع پر ڈیسک بجائے گئے)

حاجی عبدالرحمن : اور جیسے ہمارے آباؤ اجداد نے کشمیر میں اور پاکستان کی سالمیت کے لئے جو قربانیاں دی ہیں ہم صرف ہندوستان کو نہیں بلکہ پوری دنیا کو یہ چیلنج کرتے ہیں کہ جو بھی پاکستان کو بری نگاہ سے دیکھے گا ہم اس کے خلاف یہی اعلان کریں گے۔

Mr. Chairman: Thank you. Now I put the resolution.

(مداخلت)

جناب چیئرمین : نہیں۔ sorry اب کوئی بات نہیں۔

(مداخلت)

Syed Iqbal Haider: Mr. Chairman, we must pay tribute to the Quaideen and the freedom fighters in occupied Kashmir, who have been valiantly struggling against the Indian atrocities. We must demand forthwith stoppage of use of force by the Indian Occupied Forces. We must demand the forthwith

withdrawal process of the Indian Armed Forces from Occupied Kashmir. We must call upon members of the Security Council to apply all their force and all their influence and all their means at their command to force India to agree to the implementation of the UN resolution immediately so that the lasting peace in the region is ensured and we must ensure that conditions conducive for a meaningful dailogue are created so that peaceful solution is found. Sir, no peace will be estabilished in this region unless conditions conducive are created. I support this resolution but this resolution is lacking in its force. Sir, this resolution is lacking in many respects the tribute to the Mujahidin , to their sacrifice and their consistent, valiant struggle must be paid .

جناب چیئرمین : چلیں جی یہ unanimous ہے ۔ جی راشدی صاحب۔

جناب حسین شاہ راشدی : جناب چیئرمین! لیڈران تو پارٹیوں کے بول چکے ہیں۔ دونوں طرف جو طفیلی ہیں ان کی طرف سے میں بھی اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں۔

(اس موقع پر ڈیسک بجائے گئے)

(At this moment the Resolution was adopted unanimously.)

Mr. Chairman: I think there is no opposition, it is unanimously carried. Now should we move on to this Quota Bill?

کیوں جی آپ کے ممبر پورے ہیں۔

جناب خالد انور : جی ممبر پورے ہیں۔

جناب چیئرمین : جی فرمائیے move کریں۔

INTRODUTION OF THE QUOTA BILL.

Mr. Khalid Anwar: Sir, I beg to move that the Bill further to amend

the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitutional (Thirteenth Amendment) Bill, 1993], as reported by the Standing Committee be taken into cosideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: O.K. So, we know what the Bill is about. It is about the extension of Quota for another 20 years.

جی جناب آفتاب شیخ صاحب فرمائیے۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Mr. Chairman, I am grateful to you that today the circumstances in which I have been given the floor, I am the only person.

Mr. Chairman: No, Mr. Aali is also supporting you.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: I am the only person to say something about this bill.

(interruption)

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, my time is being cut, kindly permit me to make my submission.

Mr. Chairman: Yes, please.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Yes. Now, my submission Mr. Chairman, is about this bill and I told this in the Chamber just now, where is the bill? Now the bill which has been moved, Mr. Chairman, is a bill shown in the Order of the Day dated 26th August, 1993 and was moved by Mr. Justice (Retd) Abdul Shakurul Slam, Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs to introduce a bill further to amend the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, 1973 [The Constitution (Thirteenth Amendment)} Bill, 1993]. This was the bill

moved on 26th August, 1993. This bill was referred to the Committee and the Committee then was headed by Raja Muhammad Zafar-ul-Haq, Chairman, Standing Committee and the report of the Committee, Mr. Chairman, I will invite your attention to this, it is dated again 26th of August, 1993.

Now, this bill which was then presented before the House and which was again examined by the Committee chaired by Raja Zafar-ul-Haq then, was long pending and probably everybody had forgotten it but, in the year, 1994, on 26th September, 1994, another bill came on 'quota' and this is Syed Iqbal Haider, Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs to move that the bill further to amend the Constitution of Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Thirteenth Amendment) Bill, 1993], as reported by the Standing Committee be taken into consideration at once.

Now, the quota bill which is being talked about now is of 1993 which has not given birth by that side of the government 6 years ago. The procedure provided under Rule 84 has not been followed and Minister may introduce a bill after giving to the Secretary a written notice of his intention to do so. Muslim League has not moved any billon quota. Not at all. There is no Standing Committee reference. There is no report of the Standing Committee on the quota system bill. I don't know how they are taking in the lap the baby of somebody else. There is no bill at all. The position does not rest here.

Mr. Chairman, I take you to the original bill. The bill which was introduced in 1993 and what do they want now. The bill was, "Whereas it is expedient further to amend the Constitution of Islamic Republic of Pakistan for the purpose hereinafter appearing", so on and so forth.

Now, Clause (2) of the bill says:

"In the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, in Article 27, in Clause (1), for the first proviso, the following shall be substituted namely", the total proviso, Mr. Chairman, will you kindly give me your ears, the total proviso has been sought to be substituted by a new proviso which says this:

"provided that for a period not exceeding forty years from the commencing day, provisions may be made reserving posts for any class or persons and various provinces, regions or areas to secure their adequate representation in the service of Pakistan". So sir, in the 1993Bill which is called the 13th Amendment Bill, the proviso was to be substituted by this new proviso. This was the proposed proviso. Now what is happened is this, this 13th Amendment Bill has not been passed. It has seen the light of the day and the discussion has to commence now but before the discussion could commence, this Bill has been further proposed to be amended and Mr. Khalid Anwar, Minister for Law and Justice to move that for clause 2 the following be substituted, namely:

"In the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan in Article 27 in clause (1)in the first proviso for the word "twenty" the word "forty" shall be substituted and shall be deemed always to have been so substituted". So the original idea of substitution of the entire proviso has been dropped and now only word is to be changed from "twenty" to "forty". This is the proposed Amendment.

Now the original Bill has not been passed so far. But the proposed Bill of yet and the regime that was in power then, that Bill has now been proposed to be amended by Mr.Khalid Anwar and this is the proposal and the second amendment that has been proposed by Mr. Khalid Anwar, the Minister for Law and Justice is that this cannot be 13th Amendment because we have in the meanwhile passed 13th Amending Bill of the Constitution, 14th Amending Bill of the Constitution and

15th Amending Bill of the Constitution. So this has to be 16th Amendment of the Constitution. Yet under amendment of the Bill has been made and in the first clause of the amendment says, that in clause 1 of the Bill for the word "thirteenth" the word "sixteenth" and for the figure "ninteen ninty three" the figure "ninteen ninty nine" be substituted. Now the story Mr. Chairman does not end here. I will now take you to the proceedings of the National Assembly.

A Bill further to amend the Constitution of Islamic Republic of Pakistan was introduced in the National Assembly which says," whereas it is expedient further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan for the purpose hereinafter appearing, it is hereby enacted as follows: This Act may be called Constitution 16th Amendment Act, 1999. It shall come into force at once. Amendment of Article 27 of the Constitution, in the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan in Article 27 in clause 1 in the first proviso for the word "twenty" the word "forty" shall be substituted and shall be deemed always to have been so substituted". This Bill was presented there in the National Assembly. Statement of objects and reasons says Article 27 of the Constitution provides "a safeguard for citizens of Pakistan against discrimination in Services of Pakistan....

جناب چیئرمین : نہیں آپ کہنا کیا چاہ رہے ہیں - یعنی what is the argument you are building?

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, I am the lone voice to say something about this Bill.

جناب چیئرمین: نہیں میرا مطلب ہے کہ کچھ سمجھ میں تو آجائے ناں-

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, I am not at all irrelavent.

جناب چیئرمین : نہیں میں سمجھنا یہ چاہ رہا ہوں کہ what is the point you are making

یعنی what you are trying to say آپ نے ایک تو یہ کہا ہے کہ---- ultimately?

جناب آفتاب احمد شیخ: میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ میں کیا کہنا چاہتا ہوں - پہلے میں اسے conclude کروں پھر آپ سے عرض کرتا ہوں کہ میں کیا کہنا چاہتا ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ بل کی legality یہ ہے کہ بل وہاں introduce ہوا - پاس ہوا - کمیٹی سٹیج سے گزر گیا - یہاں بل introduce ہوا ہے' یہاں سے بل پاس کرانے کا مطلب کیا ہے؟

جناب چیئرمین۔ بل پاس کرانا ہے -

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میں یہ پوچھتا ہوں کہ ایک بل کہاں کہاں introduce ہوگا؛ میں یہ پوچھتا ہوں - جناب لاءمنسٹر صاحب کو چانس ملے گا تو وہ اپنی بات کریں گے -

جناب چیئرمین - سب لوگ موجود ہیں' پہلے بل پاس کرالیں ' بعد میں یہ باتیں ہوتی رہیں گی - پہلے پاس کرلیں بعد میں یہ باتیں کرتے رہیں کہ یہاں جانا ہے' وہاں جانا ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ مجھے اپنی بات عرض کرنے دیجیئے - اس کے بعد یہ عرض کروں گا - in both the Houses اس ہاؤس میں بل مسلم لیگ نے introduce کیا - سولہویں ترمیمی بل کے نام سے - same article has been proposed to be amended in the National Assembly

جناب چیئرمین۔ دیکھیں! رولز میں نہ مسلم لیگ اور نہ پیپلز پارٹی کا ذکر ہے - وہاں ممبر ہے ' گورنمنٹ ہے 'لیڈر آف دی ہاؤس اور لیڈر آف دی اپوزیشن ہے - یہاں پرمسلم لیگ کہاں سے آ گئی؟

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میری عرض یہ ہے کہ بل وہاں introduce ہوا۔ Bill was sent to the Committee under the rules کمیٹی نے اپنی رپورٹ دے دی - رپورٹ اس وقت دونوں کی دونوں میرے پاس اس کے ساتھ لگی ہوئی ہیں - یہاں نہ انہوں نے بل متعارف کرایا ہے' نہ ان کی کمیٹی ہے - ۱۹۹۳ء میں اس زمانے میں 'میرے خیال سے Caretaker گورنمنٹ تھی - یہ اس زمانے کا بل ہے ----

(مداخلت)

جناب آفتاب احمد شیخ - یہ ان کا اپنا بل ہے جو متعارف کیا ہے - جناب چیئرمین ! بات یہ ہے کہ یہ ایک بل ہے - جو اصولی طور پر' جو اپوزیشن ہے وہی میری اپوزیشن کر رہی ہے -

اصولی طور پر جناب چیئرمین ' my submission is that same bill can not be introduced in

the two Houses and more particularly when the party in power has acted and has introduced its bill , the 16th Amendment Bill of the Constitution in the National Assembly. Now after passing the state of introduction, the Bill in the National Assembly has gone to the Committee.

Mr. Chairman : None of the procedural requirements can stand in the way of a sovereign House.

جناب آفتاب احمد شیخ- جناب میں آپ سے کہہ رہا ہوں کہ یہاں ان کا بل ہی کوئی نہیں ہے- یہاں ان کا بل نہیں ہے' وہاں ان کا بل ہے-

جناب چیئرمین- جب پاس ہوگا تو آپ کو پتہ چل جائے گا کہ بل ہے کہ نہیں - میرا خیال ہے کہ اب مقصد پر آئیں - میرٹ پر آئیں' میرٹ پر آئیں-

جناب آفتاب احمد شیخ- یہ تو آپ سمجھا رہے ہیں کہ بل move کرو-

جناب چیئرمین- نہیں 'نہیں 'وہ کردیں گے تو میں کیا کروں گا-

جناب آفتاب احمد شیخ- جناب والا ! بل اس لئے oppose کیا جائے گا کہ

quota can be imposed for a limited duration. Initially quota was imposed under this Constitution, 1973, Article 27. It envisaged a period of ten years. Now ten years period was the period considered to be necessary for the uplift of the community because this is what the Bill actually had aimed at.

Mr. Chairman, then it was thought that ten years were not sufficient. So they were provided ten more years for uplift of men , so that they may get chance because it was argued that they had less opportunities, living in those areas and therefore they should be given support of the quota system by ten more years.

So, Mr. Chairman, if you will continue with this quota system for unlimited duration or for forty years, you are in fact killing the merit. You are also going against the guarantees of the Constitution that everybody will be provided equal

opportunity. We are for merit. We want open competition. We want open merit and a Bill which in fact aims at killing the merit, Mr. Chairman, is to be opposed by us. This is our party policy and we oppose it. We oppose it tooth and nail. This is the opening statement on the Bill sir.

Then, I have also moved my amendment and I will talk on my amendment.

جناب چیئرمین۔ جی عالی صاحب۔ آپ نے کہا تھا میں پانچ منٹ بولوں گا۔

ڈاکٹر جمیل الدین عالی۔ بہت بہت شکریہ۔ جی ہاں میں پانچ منٹ بولوں گا، مجھے تو آپ پانچ منٹ ہی دیتے ہیں، اور میں آپ کا احسان مانتا ہوں۔ جناب میں آفتاب شیخ کی باتیں نہیں دہراؤں گا، قانونی باتیں تو ان کی اپنی ہیں لیکن کئی باتیں جو انہوں نے فرمائی ہیں اتفاق سے وہ سب میری کتابوں میں موجود ہیں۔ میں 1973ء سے اپنی تحریر میں اس کوٹہ سسٹم کے خلاف campaign چلا رہا ہوں اور وہ جس قابل بھی ہو، کوئی جیسا سمجھے، وہ تاریخ پر آ جاتی ہے اور اس کے نہ ماننے کے نتائج بھی سامنے آ جاتے ہیں۔ پاکستان کی services میں جتنی نا اہلی بڑھتی ہے اور جتنی قومی یکجہتی کو ضرب پہنچتی ہے وہ بھی آپ کے اور پاکستانیوں کے سامنے آتا ہے۔ اگر آج سارا ہاؤس ایک بات پر اتفاق کر گیا ہے، اپنے اپنے مصالح کی بنا پر تو وہ ان کا حق ہے لیکن مجھ جیسے کا بھی حق ہے چونکہ آپ نے حقِ آزادیٔ اظہار کو بظاہر یہاں تسلیم کر رکھا ہے، پرسوں تو اس پر بہت بحث ہو رہی تھی۔ تو اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے میں ایک فقرے میں چند باتیں آپ کے ریکارڈ پر لاؤں گا اور آگے مجھے معلوم ہے کہ کیا حشر ہونا ہے، یہ سب کو معلوم ہے۔

جناب یہ ہماری تاریخ میں ایک black bill کی طرح جائے گا، جب کبھی تیس چالیس برس بعد مورخ بیٹھے گا، پاکستان کی کمزوریاں اور ہمارے legislature کی، پارلیمان کی غلطیاں اور ان کے برے نتائج assess کرنے بیٹھے گا تو وہ اس بل کو ضرور دیکھے گا اور میں جانتا ہوں کہ وہ اس کو black bill کا نام دے گا۔ جناب یہ بل ہر طرح قومی یکجہتی کے خلاف ہے، یہ ایک بار پھر صوبائی عرفیتوں کو اجاگر کر رہا ہے، وہ ہیں، موجود ہیں لیکن ان کی حدود ہیں، ایک بار پھر یہ اجاگر کر رہا ہے اور آج آپ نے یہ تو مان لیا لیکن اس سے پھر جو صوبائیت شروع ہو گی جو کہ میں دیکھ رہا ہوں اتنے دن سے ہاؤس میں ہو رہی ہے، شاید مجبوراً ہو رہی ہے، شاید ردعمل کے طور پر ہو رہی ہے، وہ لوگ جانیں یا سیاستدان، میں سیاستدان نہیں ہوں

میں تو ایک طالب علم ہوں، آئندہ یہ بات بڑھے گی اور بہت بڑھے گی۔

جناب والا! ہم پاکستان کے مستقبل کو بیساکھیوں پر چلنے کے لئے آج پھر مجبور کر رہے ہیں۔ پاکستان، جس کی services کو اہلیت کی بنا پر چلنا چاہیئے، پاکستان جس کے معاملات کو اہلیتوں کی بنا پر طے ہونا چاہیئے ان کو آج ہم مجبور کر رہے ہیں کہ نہیں! ہم تمہیں اہلیت کے مطابق نہیں آنے دیں گے، یہ بیساکھیاں لو اور لنگڑا کر چلو۔ جناب! ہندوستان میں کوٹہ سسٹم اچھوتوں کے لئے ہے، مختلف قومیتوں کے لئے جو نچلی سطح کی مانی جاتی ہیں ان کو اوپر لایا گیا ہے۔ دیکھیں جناب! hooting نہیں ہوگی ورنہ میں بھی hooting کر سکتا ہوں۔ یہ سب نہ کریں۔ جناب! میں آپ کی protection مانگتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ جی فرمائیے۔ You have my full protection for five minutes.

ڈاکٹر جمیل الدین عالی۔ جی ہاں جناب I think three minutes more are left.

Mr. Chairman: Beyond that I can't help.

Dr. Jamiluddin Aali : Either you count, sir, or I count my words.

Mr. Bashir Ahmed Matta: Sir, he has every right to express his opinion but no remarks about the opinion.

Mr. Chairman: Correct.

Dr. Jamiluddin Aali : I have made no remarks, I have made a statement.

Mr. Bashir Ahmed Matta: You cannot judge like this, sir. I protest against this. We will give a verdict according to our conscence and our understanding and he will speak according to his understanding. Neither shall we judge him nor he shall judge us. This is yourself, your decision.

Dr. Jamiluddin Aali: It doesn't matter, a lower voice is strong enough for speech, if you look up the British Parliamentary speeches, many bills

have been called black bills in any case.

جناب چیئرمین۔ نہیں ،نہیں please, عالی صاحب ! اپنی بات کریں۔ آپ کا اپنا نقطہ نظر ہے۔

Dr. Jamiluddin Aali: Mr. Chairman, in 1994, a very great patriot of this country , whom this Government very belatedly has awarded with "Nishan-e-Imtiaz" but who was acknowledged by world opinion, everywhere in one hundred and fifty countries, Dr. Mahboob-ul-Haq, he came out with his pamphlet, a book you can call it, a booklet, called National Agenda in 1994 and he called quota system a curse in this country. Late Dr. Mahboob-ul-Haq called this, and I am proud to be his intellect's follower or whatever you can call me, also, though I am older than him in age and he was a minor poet and I compared him to a major poet. But he is my mentor in this, he is a great intellectual of Pakistan and he was an honest man and everybody has acknowledged his honesty, nationally and internationally and he called quota system a curse and he said; I pity the man who go through the quota system in the service. What will he think of himself,

کہ وہ آدمی جو 110 نمبر پر آیا ہے وہ تو اس پر افسر بنا بیٹھا ہے اور وہ آدمی جو بیسویں یا پچیسویں نمبر پر آیا کیا ذلت ہوتی تھی ان پر ان سے lower position کے لوگ جب حکومت کرتے تھے تو ان کی کیا حالت ہوتی تھی اور آج بھی lower position والے حکمرانی کرتے ہیں تو کیا حالت ہوتی ہے ایڈمنسٹریشن کی۔

یہ میں ایک بات عرض کرنا چاہتا تھا ۔ میں مٹہ صاحب سے معافی چاہتا ہوں اگر وہ personally offend ہوئے ۔ میری مراد کسی کو offend کرنے کی نہیں تھی لیکن This is a black bill , of course, a Parliamentary sin, you can check it out. اس کے بعد مجھے یہ عرض کرنا تھا کہ یہ تو ہونا ہی ہے لیکن کیا یہ حکومت آج یا کل کوئی ایسا بل لا سکے گی جس کے تحت ان صوبوں میں ، محروم صوبوں میں جن کو یہ protect کرنا چاہتے ہیں ، ایسے بہتریں centres of excellence تعلیم گاہیں اور

تربیت گاہیں خصوصی طور پر بچوں کو، لڑکوں کو تیار کرنے کے لئے قائم کریں اور اگر نہ کرسکیں تو آج کی یا کل کی جو بھی حکومت ایسا نہ کر رہی ہو وہ قابل مواخذہ اور قابل سزا ہو۔ اگر ایسا قانون لے آئیں اور اس پر عمل کرکے دکھائیں کہ وہ لڑکوں کو بہترین تعلیم دے رہے ہیں، بہترین تربیت دے رہے ہیں، ان کو امتحان کے لئے تیار کر رہے ہیں تو جناب! ایسا بل یہ کیوں نہیں لاتے۔ کیا یہ آج وعدہ کرسکتے ہیں اس stage پر کہ ہم لائیں گے اور ہمارے بعد آنے والی حکومتیں پابند ہوں گی اس پر عمل کرنے کی۔ میں منٹر صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اگلی دفعہ اپنی پارٹی سے مشورہ کرکے ایک بل لائیں اور حکومت سے support طلب کریں کہ وہ ہر اس صوبے میں جس کو وہ protect کر رہی ہے، ایسے تعلیمی ادارے قائم کرے گی جو امتحان کی تیاری سرکاری خرچ پر کرائے گی۔ جو لڑکوں کو بہترین ڈویژن دلائیں گے ان کو ٹیوشن کرکے تاکہ ان میں جو کمزوری اور کمی ہے جس کا بہت ذکر ہو رہا ہے، اس کا کوئی سدباب کیا جائے۔ اس کا 1973 سے سدباب نہیں کیا گیا۔ جناب میں اس بل کے خلاف بھی ہوں اور میں واک آوٹ کرتا ہوں۔

Mr. Chairman: Thank you. Mr. Iqbal Haider.

Syed Iqbal Haider: Mr. Chairman, it is a undoubtedly a historic occasion. Amendments to the Constitution are a very serious matter and I do hope and pray that the 16th Amendment does not prove to be unfortunate in our history. I am, in principle, fully in support of the quota system. I have the proud privilege of having tabled the bill originally as per the directions of my party and my Cabinet and it was the initiative of Pakistan Peoples Party that this issue was introduced but unfortunately, we did not have enough support in majority at that time in either of the House. But the point that I have to emphasize as a member of this House, that in the past quota has been abused. It is not the quota system which is wrong, it is abuse of the quota system that had created feeling of deprivation and grievances in particular, in my city of Karachi. Karachi comprises population of about 10% of the country, 10% of the country is the

population of Karachi, unfortunately, Mr. Chairman, do you realise, is it not unjust? Is it not unfair that the Karachi is given only 2% representation in the Federal Government? It is this unjustice that the Karachites feel so offensive against the quota system. If they are given adequate representation, equitable representation, then no suchapprehensions will be there in the minds of our colleagues, as apprehended by Aali sahib and I want to tell this august House that when we are deprived of due representation of the people, this country had to face a debacle of East Pakistan. When 51% or above population was equated with 48% sir, it resulted in that most unfortunate tragedy in our history.

Now 10% of the population is being equated with 2%, it will promote the secessionist forces. I don't want ethnic forces or ethnic parties or regional parties to be promoted, no, I oppose to those ethnic parties. I don't want creation of "Jinnahpur" in Pakistan, out of Pakistan. I don't want divison of Sindh. I don't want any of the ethnic party playing with emotions of Karachies or the urban Sindh. Sir, I want one integrated Pakistan and I want one integrated Sindh and I want defeat of these ethnic thinking and regional thinking for all times to come. I don't want deprivation or injustice to any region. It is for this reason that I have moved an amendment that while determining the quota, the government shall ensure the determination of the quota in the ratio of the population of that region. So that tomorrow Karachies or for that matter my Balochi brothers or for that matter my Frontier "Pakhtoons" do not feel in any way deprived of their due representation in accordance with their population. What's wrong with that? This is most fair, just and reasonable suggestion I have made through my amendment to ensure that all regions receive their due representation and the ethnic parties and the ethnic thinking, which plays with the emotions of their own regions, are

defeated in my national interest and please don't repeat that blunder of the past when you equated majority of East Pakistan with the minority of the West Pakistan. We had seen the most disastrous result. I don't want such an incident to be repeated in the history of Pakistan.

It is for this reason that I plead to the government to accept my propositon that the quota shall be determined. Sir, quota is very much needed for Karachi. Why , because my academic institutions have deteriorated and destroyed. Today my Karachi boys can not compete on the basis of open merits. They can not come. I want their quota but I want their just and due share in the quota. Today Karachites can not compete in open competiton, none of them because my academic institutions have been destroyed by the ethnic parties, by those parties who claim to be the leader of my Karachi. The parties who have destroyed the industrial and academic peace of Karachi. Sir, I want to defeat those parties. It is for this reason that I plead and urge the government, for God's sake promote unity, promote satisfaction, promote justice, promote fairness, promote representation of the people in the federal services in the ratio of population , so that no region feels deprived , no region has a grievance , Pakistan's integrity is ensured , Pakistan is strengthened and Pakistan does not face any kind of secessionist movement . All secessionist forces and ethnic forces are defeated. Thank you very much.

Mr. Chairman: But I believe you are still supporting this bill.

Syed Iqbal Haider: I do support the bill. I am in suport of the bill but with this proposition that the government should consider my amendment.

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جناب میں بڑے اختصار کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ۔۔

جناب چیئرمین: نہیں پہلے ذرا رضا ربانی صاحب۔

Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, I am grateful to you. I will be very brief because the Pakistan Peoples Party is supporting this Bill. The Pakistan Peoples Party for the last so many years has taken a very consistent position on the quota and it believes that the underdeveloped and deprived areas need quota and without that the representation in services , and I would go to the extent of saying that it should be extended even to the Armed Forces, would not be forthcoming. The Pakistan Peoples Party has responded to the call of Sindh and to the call of other smaller provinces NWFP and Balochistan in particular, in supporting this cause and alongwith other progressive parties in the vanguard, in the struggle for the restoration of quota.

It was in the light of this that the former Prime Minister Benazir Bhutto gave directions for the moving of the Constitutional amendment Bill on the 26th of September, 1994 which was moved in the Senate of Pakistan. It was unfortunate that due to the fact that the Pakistan Peoples Party did not enjoy a 2/3rd majority in either House to amend the Constitution, this Bill could not see the light of the floor. But here I would like to point out, sir, a qualitative change in the attitude, the positive attitude and role of the Opposition. And I say this because, after Senator Iqbal Haider I had the opportunity of entering into prolonged negotiations with the then Opposition which combined the PML(N) and the MQM essentially on the question of quota and I must take the opportunity here to say that even at that time the ANP was supporting the quota Bill. But unfortunately, the then Opposition did not agree on passing this Bill which was of vital interest to the people of Pakistan and particularly, to the deprived areas.

Today, despite the fact that there is an air of political victimisation despite the fact that there is an air of hounding the Opposition, despite the fact

that today, the government is sparing no effort to malign and brow-beat the Opposition but yet in the greater national interest, in the interest of the suffering people of the smaller provinces of Pakistan, the combined Opposition has decided to unanimously support this Bill and I believe that this reflects the qualitative change in the attitude, the positive attitude being shown by the Opposition today. Thank you, sir.

جناب چیئرمین: مولانا صاحب کیا آپ نے ضروری بات کرنی ہے؟ جی مولانا صاحب فرمائیے۔

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی: جہاں تک کوٹے کا تعلق ہے' یہ غیر شرعی' غیر اسلامی اور غیر اخلاقی ہے۔ عالی صاحب نے جو دلائل دیئے ہیں' میں ان سے متفق ہوں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک صحابی نے پوچھا:

(عربی میں)

ترجمہ: "قیامت کب آئے گی۔ ایک قوموں کی قیامت ہے' قیامت کبریٰ ہے۔"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(عربی میں)

ترجمہ: جب امانت میں خیانت ہو جائے' ذمہ داریوں کا کام نا اہلوں کو سونپا جائے' تب تباہی کی گھڑی کا انتظار کرو۔

اور یہ بھی ہے۔ قرآن پاک کی آیت ہے:

(عربی میں)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا حکم ہے' امانتیں ان کو سونپتے رہو جو اہل ہیں اور انصاف سے فیصلہ کرو۔

میں سمجھتا ہوں کہ اصولی طور پر' آئینی طور پر' شرعی طور پر اس کے لئے کوئی جواز نہیں ہے۔ لیکن ہاں اگر آپ دیکھیں' مظلوم ہے' مجبور ہے' معذور ہے' تکلیف میں ہے تو اس کے لئے کوئی صورت پیدا کی جا سکتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس اجازت کے پیش نظر آپ تین چار سال کہہ سکتے ہو' لیکن تیس یا چالیس سال کی اجازت نہیں ہونی چاہیے۔ میں اس کی تائید مشروط کرتا ہوں غیر مشروط نہیں کرتا اور یہ جتانا چاہتا ہوں کہ بیس سال کے لئے یا چالیس سال کے لئے اس کی اجازت دینا بالکل غلط ہے۔ 2003ء سے زیادہ اجازت نہیں ہونی چاہیے۔

جناب چیئرمین : میرا خیال ہے کہ چار سال کے بعد review کرلیں گے لیکن آپ کی حمایت بہت ضروری ہے انشاء اللہ چار پانچ سال کے بعد اسے review کریں گے۔ جی جناب مولانا صاحب بہت مختصر سی بات کریں۔

حافظ فضل محمد : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جب بھی میں کھڑا ہوتا ہوں شور مچ جاتا ہے۔

جناب چیئرمین : آپ فرمائیے مولانا صاحب۔

حافظ فضل محمد : چلیں یہ سارے اصرار کر رہے ہیں کہ آپ نہ بولیں، میں نہیں بولتا۔

جناب چیئرمین : جی یٰسین خان وٹو۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو : میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ آفتاب شیخ صاحب نے کچھ قانونی نکات پیش کئے ہیں میں ان کے بارے میں عرض کرنا چاہوں گا۔ کہتے ہیں کہ جواب کی ضرورت نہیں لہذا میں جواب نہیں دیتا۔ ورنہ ساری چیزوں کے جواب مدلل ہیں۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے جی۔

It has been moved by Mr. Khalid Anwar, the Minister for Law, Justice and Human Rights that the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, the Constitution 13th Amendment Bill, 1993 as reported by the Standing Committee be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: So, the motion is adopted.

I will take it clause by clause, there is an amendment اب سارے پورے ہوگئے ہیں۔ تو پہلے to Clause 1 in the name of Mr. Khalid Anwar تو move کریں جی اپنی amendment۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو : میں جناب آپ کی اجازت سے move کرتا ہوں amendment۔

جناب چیئرمین : جی فرمائیے جی۔

Mian Muhammad Yasin Khan Watto: Sir, I move that for cluase 2 of the Bill.....

جناب چیئرمین : پہلے Clause 1 'اچھا Clause 2 پر آئیں گے۔

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: I move that for Clause 2 of the Bill following be substituted, namely, Clause- 2; amendment of Article 27 of the Constitution, in the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, in Aritcle 27,in Clause (1), in the first proviso for the word "twenty" the word "forty" shall be substituted and "shall be deemed" "always to have been so" substituted.

Mr. Chairman: So there is an amendment to Clause 2, moved by Mr. Yaseen Khan Wattoo, the Minister for Parlimentary Affairs, he has moved that for Clause 2, of the Bill, the following be substituted namely; Clause 2, amendment of Article 27 of the Constitution, in the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, in Aritcle 27 in Clause 1, in the first proviso for the word "twenty" the word "forty" shall be substituted and "shall be deemed" "always to have been so" substituted.

(The motion was carried)

جناب آفتاب احمد شیخ : ایوز۔ میرا ایک amendment ہے۔

جناب چیئرمین : وہ آتا ہے' آتا ہے۔ So, this amendment is adopted.

میاں محمد یسٰین خان وٹو : وہ اب نہیں آسکتا۔

جناب چیئرمین : اب آپ کی amendment آرہی ہے' an amendment in the name of Mr. Aftab Ahemd Sheikh that in Clause 2 of the Bill یہ آپ پڑھ دیں جی۔ جی آپ فرمائیے رضا ربانی صاحب۔

Mian Raza Rabbani : Sir, now the amendment can not be taken up.

For the simple reason that Clause 2 of the Bill has already been adopted by the House.

(interruption)

Mian Raza Rabbani: Sir, please, let me complete it. The drill should have been that Clause 2 was moved by the honourable Minister, the honourable Senator should have been asked to move his amendment, the amendment should have been voted upon. If it had been defeated, fair enough, and then the clause should have been put to the House. But now the clause has been carried, the Bill has been amended, now there cannot be an amendment made subsequently.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Yes, I will submit, I will submit, I will give the reply. Sir, my submission is, sir,........

جناب چیئرمین، چلیں انہیں دو منٹ بات کرنے دیں۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, my submission is that the main Clause 2 has nothing to do with my amendment. I have only added a proviso. So I read proviso, "provided further that the post so reserved, because the first proviso says......

(مداخلت)

جناب چیئرمین، وہ ہو گیا جی۔ آپ آگے چلیں۔

جناب آفتاب احمد شیخ: جناب یہ پاس تو ہو ہی رہا ہے لیکن بات تو کرنے دیں۔

جناب چیئرمین: میں کہہ رہا ہوں آپ اس پر آئیں۔ پھر میں put کروں گا۔

میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین صاحب! اب یہ put نہیں ہو سکتا۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Now the first amendment and the Clause (2) is "in the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan , in Article 27 ,

in Clause 1 in the first proviso for the word "twenty" the word "forty" shall be substituted and shall be deemed always to have been so substituted". Now after this it has been carried.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, it is out of order.

(interruption)

Mr. Chairman: Let him speak first.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: چلیں میں آپ کی amendment put کر دیتا ہوں۔

Mian Raza Rabbani: Sir, you cannot move the amendment now.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Why cannot I move the amendment?

(interruption)

Mian Raza Rabbani: Because the clauses have already been adopted.

جناب چیئرمین: ایک منٹ جی۔ رضا ربانی صاحب ان کی جو amendment ہے it is a proviso after the clause as adopted. It is in the nature of a proviso to the clause already adopted. کہ جی جو پہلے adopt ہو گیا ہے------

میاں رضا ربانی: نہیں جناب اسی کا ہے (2) it is an amendment to clause۔

جناب چیئرمین: جی آپ صحیح کہہ رہے ہیں۔ شیخ صاحب آپ نے original Clause (2) کی amendment دی ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ: جناب جب آپ نے Clause (2) کی بات کی تھی تو میں اسی وقت کھڑا ہو گیا تھا۔

جناب چیئرمین: لیکن اس وقت یہ نہیں ہوا۔

جناب آفتاب احمد شیخ: جناب مجھے اب بات کرنے کا موقع تو دیں۔

جناب چیئرمین: لیکن اب گاڑی نکل گئی ہے۔ اب کیا کریں۔

جناب آفتاب احمد شیخ، جناب یہ تو پھر بالکل غلط بات ہے۔ یہ ناجائز ہے جناب۔ I walk out, I walk out, I walk out.

Mr. Chairman: So I will put Clause (2) as amended now.

Syed Iqbal Haider: Sir, my amendment is different and separate.

جناب چیئرمین، آپ کی کون سی amendment ہے۔ آپ نے withdraw نہیں کر لی in the light of your party's decision۔ کیا آپ کو بھی یہی اعتراض ہے؟

Syed Iqbal Haider: Let me complete the word. I am not opposing the bill for intending forty years. My amendment is to Article 27, proviso that at the end of the proviso, I propose addition of the word, " subject to the condition that the post reserved for any area or region shall be determined in proportion to the population of the respective area or region".

Mr. Chairman: This is the same objection.

(interruption)

Mr. Chairman: So, I will now put the clause as amended. The question is that Clause (2) as amended do form part of the Bill.

(counting was made)

Mr. Chairman: 63 in favour, one against, the Clause is adopted. Now, I will take the amendment to Clause (1), amendment to clause (1)

پڑھ دیں جی۔

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: Mr. Chairman, I beg to

move that in Clause 1 of the Bill, for the word "Thirteenth", the word "Sixteenth" and for the figure "1993", the figure "1999", be substituted.

Mr. Chairman: So, it has been moved by Mian Yasin Khan Wattoo that in Clause 1 of the Bill, for the word "Thirteenth", the word "Sixteenth" and for the figure "1993", the figure "1999", be substituted.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Now, I put the amended clause before the House.

It has been moved that Clause 1 and Preamble as amended do form part of the Bill.

63 in favour and one against. گنیں جی۔ وہی تعداد ہے جی۔ let us count again.' پھر اٹھیں جی

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The Clause 1 as amended do form part of the Bill. Next Clause is No. 4, Khalid Anwar Sahib, please read the Clause No. 4.

Mr. Khalid Anwar: Sir, I beg to move that the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, [The Constitution (Sixteenth Amendment) Bill, 1999], be passed.

Mr. Chairman: So, it has been moved by Mr. Khalid Anwar, Minister for Law, Justice and Human Rights that the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Sixteenth Amendment) Bill, 1999], be passed.

63 in favour and 1 against. وہی ہے ' گن لیں جی Please stand on your seats.

ٹھیک ہے جی۔

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The Act stands passed and the Bill stands passed.

(The Bill stands passed.)

جناب چیئرمین: جی جناب راجہ صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق: جناب چیئرمین! میں اس لئے کھڑا ہوا ہوں کہ آج سینٹ کی تاریخ میں یہ ایک بڑا تاریخی دن ہے۔ ایک قرارداد متفقہ طور پر پاس ہوئی ہے اور جس انداز سے ایوان کے تمام اراکین نے بلا لحاظ جماعت محض ملکی سلامتی اور ملک کے مستقبل کو سامنے رکھتے ہوئے، اتفاق رائے سے resolution پاس کی ہے اس سے یہ بات ایک حقیقت کے طور پر سامنے آئی ہے کہ ہمارے سیاسی اختلافات خواہ کتنے ہی ہوں لیکن جب بھی ملک کے بارے میں مجموعی طور پر کوئی چیلنج درپیش ہوتا ہے تو پھر اس میں تمام اکائیوں، تمام صوبوں بشمول قبائلی علاقوں کے جتنے بھی نمائندے ہیں ان سب نے یک زبان ہو کر ملکی سلامتی کے بارے میں اظہار خیال کیا ہے۔ اور یہ message نہ صرف پاکستان کے لئے ہے، ہماری قوم کے لئے ہے بلکہ یہ message تمام دنیا کے لئے اور بالخصوص ان کشمیریوں کے لئے ہے، جن کے بارے میں اقبال حیدر صاحب نے کہا تھا کہ وہ اتنے عرصے سے اپنی آزادی کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں، ان کی حوصلہ افزائی کے لئے بھی یہ ایک بہت بڑا message ثابت ہو گا۔ جوں جوں حالات سامنے آئیں گے اس بارے میں، انشاء اللہ تعالیٰ یہ مشاورت کا سلسلہ جاری رہے گا، جیسے ہم نے اکٹھے بیٹھ کر briefing بھی لی، مشورہ بھی کیا، قرارداد بھی بنائی۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ جو آئین کا ترمیمی بل ہے، اس سلسلے میں بھی یہ خیال کیا جاتا تھا کہ شاید سینٹ میں وہ فضا نہیں ہے کہ یہ کسی معاملے میں اور خصوصاً آئین کے بارے میں ایسی کوئی legislation کر سکیں، لیکن آج یہ بات بھی ثابت ہوئی اور میں نہ صرف اپنے بھائی اعتزاز احسن جو لیڈر آف دی اپوزیشن ہیں، بلکہ تمام جماعتوں کے سربراہان جو اس ایوان میں موجود ہیں، جو اراکین موجود ہیں اور جو آزاد اراکین موجود ہیں، ان سب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ

(ڈیسک بجائے گئے)

راجہ محمد ظفر الحق: میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے انتہائی فراخ دلی سے، دور اندیشی سے ایک قومی مقصد کو پورا کرنے کے لیے آپس میں اتفاق کیا، اتحاد کیا جس کی وجہ سے یہ بل منظور ہوا۔

جن خیالات کا اظہار اقبال حیدر صاحب نے کیا ہے، جن خیالات کا اظہار، وہ بیٹھے نہیں ہیں، جمیل

الدین عالی صاحب نے کیا ہے' وہ بھی قابل قدر ہیں اور ان کو سامنے رکھا جانا ضروری ہے آئندہ حکومت کی پالیسیاں بناتے وقت۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ اس میں کسی کے ساتھ ظلم نہیں ہے' کسی کے ساتھ زیادتی نہیں ہے۔

پاکستان کے مختلف علاقوں میں تعلیمی اور معاشی ترقی یکساں طور پر نہیں ہوئی ہے۔ اس حقیقت کو recognize کرنا چاہیے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ پاکستان کے بہترین اداروں سے پڑھے ہوؤں کا بھی ایک ہی competition میں ایک ہی حساب ہو اور قبائلی علاقوں کا بھی وہی ہو' سرحد کا بھی اور سندھ کے جو دیہات کے رہنے والے ہیں ان کا بھی اور بلوچستان کے لوگوں کا بھی۔ یہ ظلم ہو گا اگر آپ ان سب کو ایک ہی میعار سے ناپنے کی کوشش کریں گے۔ اگر اس بات کو نظرانداز کر دیا جائے تو پھر یہ ظلم ہو گا۔ یہ ظلم ہے کہ غریب علاقوں کے لوگ' پسماندہ علاقوں کے لوگ' جہاں تعلیمی سہولتیں نہیں ہیں' بالکل نہیں ہیں' ان کو بھی آدمی کہے کہ آپ competition کریں ان اداروں کے بچوں کے ساتھ جن کو بڑی سہولتیں میسر ہیں' جن کا میعار بلند ہے۔

اس لیے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جو 73 کے آئین کے اندر رکھا گیا تھا یہ درست تھا اور خیال تھا کہ کچھ عرصے کے بعد ملک کے اندر ماحول تعلیمی طور پر یکساں ہو جائے گا تو پھر اس کی ضرورت نہیں رہے گی لیکن بدقسمتی سے ایسا ہو نہیں سکا۔ میعار تمام جگہوں کا ایک نہیں ہو سکا' نہ معاشی نہ تعلیمی۔ اس لحاظ سے یہ ضروری تھا کہ اس معاملے کو بھی آگے بڑھایا جائے۔ 1994 سے لے کر آج تک یہ معاملہ لٹکا رہا اور کسی نہ کسی وجہ سے یہ آگے چلتا رہا اور اک confusion سا پیدا ہوا ہوا تھا جس کی وجہ سے جو بچے پاس ہوئے ہوئے تھے ان کی سیٹوں کی allocation بھی نہیں ہوسکتی تھی اور وہ بچے مارے مارے پھر رہے تھے' ہر ایک سے مل رہے تھے۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جو آج ماحول پیدا ہوا تھا اس کے لیے سینٹ کا ہر رکن مبارکباد کا مستحق ہے کہ انہوں نے عالی ظرف کا اور دور اندیشی کا ثبوت دیا ہے اور میں یہ یقین سے کہہ سکتا ہوں اور انشاء اللہ میں یہ حکومت کی طرف سے بھی یہ یقین دلاتا ہوں کہ جو بھی قومی معاملات ہونگے' جتنے بھی ہیں خواہ سیاسی ہیں' معاشی ہیں یا بیرونی ہیں خارجہ معاملات سے تعلق رکھتے ہیں ان میں اسی spirit کو ہم آگے لے جانے کی کوشش کریں گے تا کہ پورے ملک کا ماحول بدلے اور پاکستان اصلی صورت کو حاصل کرے۔

جناب چیئرمین: اعتزاز احسن صاحب۔

چوہدری اعتزاز احسن : صرف ایک منٹ لوں گا جناب چیئرمین اور خاص کر مشکور ہوں جناب قائد ایوان کا کہ انہوں نے ذاتی طور پر نام لے کے بھی شکریہ ادا کیا اور بہرحال انہوں نے ان تمام کا شکریہ ادا کیا جو میرے داہنے طرف پاکستان کی قیادت بیٹھی ہے اور باقی سب سینیٹرز کا۔ میں ایک آدھ گزارش کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے اس ہاؤس میں اور پارلیمان میں بڑی عجیب اور دکھ بھری روایات بھی ہم نے دیکھی ہیں اور آج جیسے رضا ربانی صاحب نے کہا کہ آپ آج دیکھ لیجئے کہ آج قوم کے سامنے اس بات کا بین ثبوت ہے کہ ہم مخالفت برائے مخالفت نہیں کرتے۔ جب ہم مخالفت کرتے ہیں تو وہ ہمارے دلوں پر، ہمارے ذہنوں پر، ہمارے جسموں پر جب زخم لگے ہوتے ہیں یا ہم دیکھتے ہیں کہ قوم کے جسم پر یا قوم کے ذہن اور دل پر کوئی زخم اور گھاؤ لگنے والا ہے اور ان کے ہاتھوں لگ رہا ہے تو ہم ہاتھ باندھ کے بھی ان اقدامات کی مخالفت کرتے ہیں اور اپنا فریضہ سمجھتے ہوئے اور اپنے ضمیر کو اور اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جانتے ہوئے ایمانداری کے ساتھ تمام دیانت کے ساتھ مخالفت کرتے ہیں۔

آج آپ نے دیکھا وہ حکومت جس سے ہمارے شدید اختلافات ہیں، میں کسی ذات کی بات نہیں کرتا کیونکہ میں ہر وقت معترف ہوں راجہ صاحب اور اپنے دوست یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، ان کی دیانت داری اور ان کے خلوص کا۔ لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ تشدد ہو رہا ہے تو مخالفت کرنی پڑتی ہے اور جوش فضا بنی ہے اور جس انداز سے راجہ صاحب قائد ایوان نے یہ کہا ہے کہ کل سے ہم ساروں کی اس اتفاق رائے کے آگے مثبت نتائج نکلیں گے۔ تو میں اس وقت یہ عرض کرنا چاہتا ہوں یہ ہمیں بھولنا نہیں چاہیے کہ اس وقت جب یہ رائے بن رہی ہے۔ ہم نے کوئی بات نہیں کی، کوئی بات نہیں کی لیکن اب میں گزارش کروں گا کہ ہمیں نہ کہنا پڑے کہ آپ خود پریس پر تشدد اور دباؤ بند کر دیں، ہمیں نہ کہنا پڑے اور آپ اپوزیشن کی سرکوبی اور ہمارے کارکنوں کی تھانے میں پٹائی بند کر دیں۔ جناب چیئرمین! ہمیں نہ کہنا پڑے اور ماورائے عدالت جو قتل ہو رہے ہیں جو پولیس کے تھانوں میں تشدد بالخصوص سیاسی کارکنوں پر، سیاست کاروں پر یہاں تک کہ اس ہاؤس کے ممبران پر ہو رہا ہے۔ خدارا اس کو بند کردیں۔ ہمیں نہ کہنا پڑے اور یکطرفہ احتساب اب بند کر دیں۔ یہ ایک نیا تاثر ہو گا کل سے ہی ملنا شروع ہو جائے گا۔ جناب چیئرمین! ہمیں نہ کہنا پڑے اور عدالتوں کا خدا کے واسطے احترام شروع کریں، عدالتوں کی حکم عدولی کا رویہ اور وہ جو روایت ڈالی ہوئی ہے وہ ختم کریں۔ جناب چیئرمین! ہمیں نہ کہنا پڑے اور جو تشدد اور بربریت اور police state بن رہی ہے اس سے آپ اجتناب کریں۔ یہ آپ کریں تو آج کی جو اس ہاؤس کی تمام تر spirit ہے۔ یہ باہر پاکستان کی سیاست پر ضرور اثر دکھائے گی۔ آپ کی حکومت مستحکم ہوگی، آپ کی اپنی بہتری

اس میں ہے کہ آپ اس طرح چلیں کہ لوگوں پر تشدد نہ ہو، قانون کی حکمرانی ہو، وہی قانون وزیر اعظم پر بھی لگے، وہی قانون عام شخص پر بھی لگے، وہ بھی اتنا قانون کے آگے جھکا ہوا ہو، جتنا غریب آدمی کو جھکنا پڑتا ہے۔ تو پھر ہم سمجھیں گے کہ آج کی اس spirit اور اس روح جو اس کے اصل ہئیت ہے اس نے کچھ پھل دیا وہ بار آور ثابت ہوئی۔ بہت شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جناب، بہت بہت مہربانی۔ میں بھی آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں آپ نے بہت تعاون کیا آج میرے ساتھ بھی اور یہ میرا خیال ہے دونوں سائیڈوں کے لئے یہ ایک اچھا پیغام ہے کہ legislation ایسی جو اچھی ہو جس میں consensus ہو کوئی رکاوٹ نہیں اور سینٹ اس کو بخوشی قبول کرتا ہے تو میرا خیال ہے کہ ان الفاظ کے ساتھ کہ اب وقت ہے میرے خیال میں کہ مزید کارروائی شاید مناسب نہیں ہو گی تو

I adjourn this House till tomorrow at 10.00 am

(Then the House was adjourned to meet again at ten of the clock in the morning on Friday, 4th June, 1999)